رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡہُ



(ایمان افروز واقعات اور اصحاب البدرؓ)

تدوین و تحقیق
محمد عبدالخالق توکلی

ذکر خیر 5/3

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ
وَرَضُوْعَنْہُ

(ایمان افروز واقعات اور اصحاب البدرؓ)

پسندیدہ انتخاب، تحریر و تحقیق

محمد عبدالخالق توکلی

ریٹائرڈ سینئر سبجیکٹ سپیشلسٹ گورنمنٹ کالج برائے اساتذہ فیصل آباد

خادم خانقاہ توکلیہ محبوبیہ صدیقیہ سیدا شریف پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین

W.S.3/K گلستان کالونی نمبر 1 فیصل آباد

فون: 041-8784141 موبائل: 0300-6657945

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب ...... رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ

مرتب ...... محمد عبدالخالق توکلی (ریٹائرڈ سینئر سبجیکٹ سپیشلسٹ)

اشاعت اوّل 2007ء

تعداد 1000

صفحات 88

قیمت ...... -/90

تزئین ...... ابواسامہ محمد ارشد انجم توحیدی

کمپوزنگ ...... اقراء کمپیوٹرز اینڈ پرنٹرز، پریس مارکیٹ فیصل آباد

فون: 2633231-041 موبائل: 6541232-0333

ناشر ...... عزیز پرنٹرز (0300-0321) 9488328

ملنے کے پتے

☆...... مکتبہ محبوبیہ K-W-S.3 گلستان کالونی نمبر 1 فیصل آباد

☆...... آستانہ عالیہ توکلیہ محبوبیہ صدیقیہ سیدا شریف تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین

☆...... زاویہ پبلشرز داتا دربار مارکیٹ لاہور

☆...... مکتبہ نوریہ رضویہ بغدادی مسجد گلبرگ اے فیصل آباد

انتساب

ان تمام خواتین وحضرات کی خدمت میں
جو صحابہ کرام خصوصاً خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی
سیرت مقدسہ کا مطالعہ کریں اور نہایت خلوص کے
ساتھ ان کے مبارک نقش قدم پر چل کر دنیا و
آخرت میں خوشحالی سے ہمکنار ہو سکیں۔

والسلام

محمد عبدالخالق توکلی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى

پیش لفظ

۱)...... کتابچہ ہذا دراصل کتاب ذکر خیر ۵ متفرق المعروف بہ تعلیمات ارباب سیرت طیبہ کا باب سوم ہے جو کہ الگ شائع کیا جارہا ہے۔

۲)...... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاکیزہ حالات ذکر خیر ۱ تا ۵ میں عرض کیے ہیں۔ خصوصاً ذکر خیر ۳ حصہ اوّل، دوم، سوم، چہارم المعروف بہ سیرت طیبہ خلفائے راشدینؓ اور خصوصی بیان متعلقہ صحابہ کرامؓ قریباً ۱۲۰۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ لازماً مطالعہ فرمائیے۔ ذکر خیر ۴ المعروف سیرت طیبہ امہات المومنینؓ، اولاد اطہارؓ و دیگر جملہ متعلقین کرامؓ و امام مہدی علیہم الرضوان اور علاماتِ قیامت اور سامانِ حرب و گھریلو اشیاء و جانور حضور نبی الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر مشتمل ہے جس میں صحابہؓ و صحابیاتؓ کا دلکش وروح پرور و ایمان افروز حسین تذکرہ بیان کیا ہے۔

۳)...... یہ کتابچہ بعض دیگر صحابہ کرامؓ کے ایمان افروز نورانی بیان و ذکرِ جمیل اور اصحاب البدرؓ کے بارے میں ہے۔

سوال صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ذکر خیر کی کیا اہمیت ہے؟

جواب ۱)...... مسلمانوں کی پستی و ذلت کی وجہ اپنے دین و بانیٔ دینِ پسندیدہ اور کبائر اسلام کی تاریخ کو فراموش کرنا ہے انہی کمالات خیر سے بیداری پیدا ہوتی ہے۔

۲)...... شیخ سعدی قدس سرّہٗ فرماتے ہیں:

نامِ نیکِ رفتگاں ضائع مکن

تا بماند نامِ نیکت برقرار

۳)...... ہر ایک مسلمان مرد و عورت کے لئے نفوسِ قدسیہ کی سیرت پاک سے واقف ہونا ازبس لازم ہے تاکہ خلوص کے ساتھ عمل کا جذبہ پیدا ہو۔

۴)...... قرآن حکیم نے صرف انبیاء علیہم السلام کے شب و روز کے معمولات کا تذکرہ نہیں کیا بلکہ متعدد صلحا، شہداء، اولیاء حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیارے پیارے رُفقاءؓ کا ذکر خیر بھی کیا ہے اور انہی حضرات کے معمولات کو صراطِ مستقیم سے تعبیر فرمایا ہے اور اس پر چلنے کا ہمیں درس دیا ہے۔

۵)...... سیّدنا و سیّدی امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرّہ الصمد کے بے مثل مکتوبات شریف کی بعض عبارتوں کا مفہوم و خلاصہ ملاحظہ فرمائیے:

(۱) بے شمار قرآنی آیات و احادیث حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت کی فضیلت اور اصحابؓ کی افضلیت میں وارد ہوئی ہیں۔ قرآن و حدیث ان کی تبلیغ سے پہنچا ہے۔ ان میں سے بعض کا انکار کرنا سب کا انکار کرنا ہے۔ شرفِ صحبت میں سب صحابہ رضی اللہ عنہم مشترک ہیں۔ صحبت کی فضیلت تمام کمالات اور فضیلتوں سے بڑھ کر ہے۔ تمام اصحابؓ بزرگ ہیں اور سب کو بزرگی سے یاد کرنا چاہئے۔ ان سے محبت کے لئے ہم مامور ہیں اور ان کے ساتھ بغض و ایذا سے ممنوع ہیں۔

(۲) اصحاب رضی اللہ عنہم کے نفس حضرت خیر البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت میں ہوا و ہوس سے پاک ہو چکے تھے۔ ان کے سینوں سے عداوت و کینہ نکل چکا تھا۔

انہوں نے دینِ اسلام کو بلند کرنے کے لئے اپنی طاقتوں اور مالوں کو خرچ کیا ہے اور اپنے خویش واقارب وقبیلہ اور اولاد وازواج اور وطن و گھربار وغیرہ سب کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں چھوڑ دیا تھا۔ وحی اور فرشتہ کا مشاہدہ کیا تھا۔ ان کا غیب شہادت سے اور ان کا علم عین سے بدل چکا تھا۔ تمام زمانوں سے بہتر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ تھا اس لئے اصحابؓ تمام بنی آدم سے بہتر تھے یہ باطل پر اجتماع نہیں کر سکتے تھے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ''جس نے اصحابؓ کی عزت نہ کی اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق نہ کی۔'' اصحاب کے حق میں طعنہ کرنا درحقیقت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو طعنہ لگانا ہے۔

علامہ قاری محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند لکھتے ہیں:

۱۔ بحوالہ سورۃ توبہ آیت ۱۰۰: قرآن الحکیم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو مقدس قرار دیا ہے۔

۲۔ اس طبقہ سے اللہ تعالیٰ کبھی رضامندی ظاہر نہیں کر سکتا جس کے اندر کھوٹ ہو۔ رضی اللہ عنہم کا اعلان قرآن شریف میں ہے۔ قرآن شریف قیامت تک ہے۔ رضی اللہ عنہم کا وعدہ بھی قیامت تک ہے۔

۳۔ سب سے بہتر طریقہ تحصیل علم واخلاقی کمال فیض صحبت ہے۔

۴۔ اطاعتِ صحابہ رضی اللہ عنہم اطاعتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ نہ فرمایا کہ نجات و ہلاکت کے پہچاننے کا طریقہ میری ذات ہے بلکہ اپنے ساتھ اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کو بھی شامل فرمایا: قَالَ مَآ اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ۔ (مشکوٰۃ شریف)

۵۔ ناقدینِ صحابہ رضی اللہ عنہم کا دین سلامت نہیں رہتا۔

(ص ۹۷ ج ۶ خطبات حکیم السلام)

(۱) حدیث شریف میں ہے:

عَلَیۡکُمۡ بِسُنَّتِیۡ وَ سُنَّةِ الۡخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیۡنَ الۡمَهۡدِیِّیۡنَ۔

''تم پر میری سنت کا اور میرے خلفائے راشدین المہدیین کی سنت کا اتباع لازم ہے۔'' (مسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ)

(۲) راوی جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ترمذی شریف جلد دوم:

لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسۡلِمًا رَاٰنِیۡ اَوۡ رَاٰی مَنۡ رَّاٰنِیۡ۔

''اس مسلمان کو دوزخ کی آگ نہ لگے گی جس نے مجھے دیکھا یا اسے دیکھا جس نے مجھے دیکھا۔''

مشکوٰۃ شریف میں بھی یہ حدیث ہے۔

(۳) راوی بریدہؓ ترمذی شریف ج ۲:

''میرا کوئی صحابی ایسا نہیں کہ کسی زمین میں مرجائے مگر قیامت میں آئے گا وہ ان کا پیشوا اور نور ہوکر۔''

اب قرآن مجید میں رب کائنات کا فیصلہ بھی پڑھ لیں:

اُولٰٓئِکَ هُمُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ حَقًّا ؕ

''یہی لوگ سچے ایماندار ہیں۔'' (سورۃ الانفال آیت: ۴ ، ۷)

اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان کی شہادت دی۔ آخر پر علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے ایک شعر اور اپنی ایک استدعا پر ختم کرتا ہوں۔

عاشقان او ز خوباں خوب تر
خوش تر و زیبا تر و محبوب تر

حضور جناب مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے: ''اصحاب رضی اللہ عنہم سے بیزاری مذموم اور قابل مذمت ہے، ان سے محبت بعینہٖ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت ہے۔'' اسی طرح اہل بیت، نبوت کی مثال بمطابق حدیث مبارکہ نوح علیہ السلام کی کشتی کی مانند ہے جو اس میں سوار ہوا نجات پا گیا۔ بحوالہ رحمۃ اللعالمین ج ۲ عرض ہے امہات المومنینؓ، امامین، شہیدینؓ ان کے ابوینؓ اور مہاجرینؓ، انصارؓ سے محبت رکھنا محبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہے۔

الراقم ہیچمدان ناکارہ نے اسی جذبہ کے تحت ان پاکبازوں کے حالاتِ طیبہ کچھ عرض کرنے کی جدوجہد کی ہے۔ مولا کریم قبول فرمالے۔

قبولش کن زراہِ دلنوازی
کہ من غیر از وے چیزے ندارم

یہ بھی التجا ہے ہر قسم کی کوتاہیوں سے درگزر فرمایئے، کیونکہ

الفاظ کے پیچوں میں الجھتے نہیں دانا
خواص کو مطلب ہے صدف سے کہ گہر سے

جن کتب سے استفادہ کیا ان کے بزرگوار مصنفین کو اللہ تعالیٰ دین و دنیا و آخرت میں خوشحالی عطا فرمائے اور عافیت سے نوازے۔ بندۂ ناچیز نے سارا کام خلوص کے ساتھ کیا ہے۔ نہ کہ کسی دنیاوی مقصد کیلئے۔

یہ بھی اطلاعاً عرض کر دے اس باب میں اصحاب البدرؓ کے اسمائے گرامی بعد از جستجو رات بھر لکھتا رہا اور دن کے دوران ''پیش لفظ'' پر عرض کیا۔ حالات نہایت نامساعد تھے، کیونکہ صحت کی حالت بھی ناگفتہ بہ ہے۔ اسی لئے مکتوبات شریف امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ میں سے کماحقہٗ کچھ نہ لکھ سکا۔ البتہ یہ ضرور عرض ہے کہ ذکر

خیر ﴿۴﴾ حصہ دوم سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مبارک اور ضروری تفصیلی بیان ضرور ملاحظہ فرمائیے گا جو کہ زاویہ پبلشرز دربار شریف مارکیٹ لاہور کا مقدس ادارہ شائع کر رہا ہے۔ مولا کریم اپنے مقبول برگزیدہ بندوں کے طفیل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ساری امت (مسلمانانِ عالم) پر اپنا کرم فرمائے اور غیبی امداد اور رہنمائی فرمائے۔ آخر اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دینِ اسلام کا نام تو کبھی بھولے بھٹکے لے ہی لیتے ہیں خواہ سیاسی مصلحتوں کی بنا پر ہی ہو، کیونکہ ہمارے ہر کام میں خلوص کا نام ونشان مفقود ہے۔

بطفیل مقبولانِ حق تعالیٰ ذکر خیر ﴿۱﴾ تا ﴿۵﴾ کو قبولیت حاصل ہو جائے اور یہ کارِ خیر پایۂ تکمیل تک پہنچ جائے۔ آمین ثم آمین

کمترین محمد عبدالخالق توکلی

نوٹ: (ا) ذکر خیر ﴿۱﴾ تا ﴿۵﴾ (سیرت طیبہ) بلاشبہ اسلامی و دینی معلومات کا انسائیکلو پیڈیا (خزانہ) ہے۔ بے شمار علماء وصلحاء واتقیاء اور ماہرینِ علوم کی یہ راہے ہے۔

(۲) ذکر خیر ﴿۵﴾ کا ہر باب اور کئی مشعلِ راہ عنوان مع مفید ترین مستند نورانی بیان الگ الگ شائع کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ العزیز۔ اس طرح قریباً سترہ سے زائد الراقم ناکارہ کی تالیفات ہوں گی۔ جن میں سے اکثر کتب کی اشاعت مقدس ادارہ زاویہ پبلشرز لاہور ہی فرمائے گا۔ امین ثم امین

آئینہ مضامین

آئینہ مضامین

آئینہ مضامین

ضرور پڑھیے!

حضرت سیدنا عبداللہ ذوالبجادین رضی اللہ عنہ

اس شاندار واقعہ سے یہ بھی معلوم ہوگا کہ حضور مونسِ غریباں پناہِ بے کساں صلی اللہ علیہ وسلم مفلس اصحاب رضی اللہ عنہم پر کس قدر لطف وکرم فرمایا کرتے تھے۔

(مختصراً) ان کا نام عبداللہ۔ (حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نام رکھا تھا)۔ بچپن میں یتیم ہوگئے۔ چچا نے پرورش کی جب جوان ہوئے تو چچا نے اونٹ، بکریاں، غلام دے کر ان کی حیثیت درست کردی۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسلام کے متعلق سنا تو دل میں اسلام سے محبت پیدا ہوگئی، چچا کے ڈر سے اظہار نہ کر سکے۔ جب مکہ معظمہ فتح ہوا اور حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم واپس مدینہ منورہ پہنچ گئے۔

عبداللہ رضی اللہ عنہ نے چچا سے کہا "میں اپنی عمر پر زیادہ اعتماد نہیں کر سکتا۔ آپ نے اسلام قبول نہ کیا، مجھے اجازت دیں میں اسلام قبول کرلوں"۔

جواباً چچا نے کہا "دیکھ اگر تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین قبول کرنا چاہتا ہے تو میں سب کچھ تم سے چھین لوں گا۔ تیرے بدن پر چادر اور تہبند باقی نہ رہنے دوں گا......

عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا "میں مسلمان ضرور بنوں گا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع ہی کروں گا"۔ چنانچہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسلام کا برملا اظہار فرمایا۔ چچا نے اذیت دینا شروع کی اور سارا مال چھین لیا۔ کپڑے بھی اتروالئے ...... عبداللہ ...... ننگے ہو کر ماں کے پاس آگئے اور کہا "میں مومن ہوگیا ہوں اور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جانا چاہتا ہوں ستر پوشی کے لئے کپڑے کی ضرورت ہے۔ والدہ نے ایک کمبل یا چادر عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دے دی۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پھاڑ کر دو حصے کر لئے ایک کا تہبند بنالیا دوسرا آدھا اوپر لے لیا اور مدینہ منورہ روانہ ہوگئے۔

بوقت صبح مدینہ شریف میں مسجد نبوی میں حاضر ہو کہ تکیہ لگا کہ منتظرانہ بیٹھ گئے۔ جب حضرت جناب ﷺ تشریف لائے تو پوچھا تم کون ہو؟''

کہا ''برا نام عبدالعزیٰ ہے مسافر اور فقیر ہوں عاشق جمال اور طالب ہدایت در دولت تک آن پہنچا ہوں۔ حضور جناب رسالت مآب ﷺ نے فرمایا تمہارا نام عبداللہ ہے اور لقب ذوالبجادین۔ (دو چادر والے۔ بجاد بمعنی موٹی چادر)

رحمت عالمیان ﷺ نے فرمایا تم میرے گھر کے قریب میرے پاس رہا کرو'' چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اصحاب صفہ رضی اللہ عنہم میں قیام پذیر ہوئے قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرتے یہ وہ زمانہ تھا جبکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تبوک کی تیاریوں میں لگے ہوئے تھے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ بلند آواز سے مسجد نبوی شریف میں تلاوت کرتے تھے۔ ان کی بلند آواز لوگوں کی نماز اور قرآن میں مزاحم ہوتی تھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی اعتراض فرمایا۔ حضور ﷺ نے فرمایا'' اے عمر اس کو اس کے حال پر چھوڑ دو۔ یہ نکلا ہوا ہے خدا اور اس کے رسول ﷺ کی طرف ہجرت کرنے والا (صاحب حال سے جو کچھ صادر ہو وہ ادب کے خلاف نہیں ہوتا ہجرت ہمیشہ کے لئے ہے یعنی سب کچھ ترک کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف ہو جانا)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بھی غزوہ تبوک میں جانے کی اجازت طلب کی اور شہادت کیلئے درخواست کی حبیب خدا ﷺ نے فرمایا'' جاؤ کسی درخت کا چھلکا اتار لاؤ'' جب چھلکا لے آئے تو حضور پر نور ﷺ نے وہ چھلکا ان کے بازو پر باندھ دیا اور زبان مبارک سے فرمایا'' الٰہی کفار پر اس کا خون حرام کرتا ہوں''۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ میں تو شہادت کا طالب ہوں۔'' فرمایا'' جب غزا کی نیت سے تم نکلو اور پھر تپ آجائے اور مر جاؤ تب بھی تم شہید

ہی ہو گے۔"

تبوک پہنچ کر یہی ہوا عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بخار ہوا تپ (چڑھی) وصال فرما گئے رات کا وقت تھا قبر کھودی گئی قبر میں اتارنے لگے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں چراغ تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں اترے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرما رہے تھے اپنے بھائی کا ادب ملحوظ رکھو۔" قبر پر اینٹیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دست رحمت وشفقت سے رکھیں اور دعا فرمائی" الٰہی آج کی رات شام تک میں اس سے خوش رہا تو بھی اس سے راضی ہو جا" ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا" کاش اس قبر میں میں دفن کیا جاتا۔" حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے قبر میں اتارا تھا۔

(حوالہ رحمتہ اللعلمین صلی اللہ علیہ وسلم جلد اول مصنف قاضی سلیمان منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ اور مدارج النبوۃ جلد دوم مصنف رئیس المحققین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ)

یارب صلِ وسلم دائماً ابداً

علیٰ حبیبك خیر خلق کلهم

حضرت سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ

(تیرہ سو سال بعد جسم صحیح سلامت)

آپ صاحب سِرِّ رسول اللہ" کے لقب سے مشہور ہیں آپ کو تا قیامت مستقبل کے واقعات پر اطلاع حاصل تھی منافقین کی خصوصی پہنچان حاصل تھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انہیں مدائن کا گورنر بنایا۔ ۳۵ھ میں وصال فرمایا۔ تیرہ سو سال بعد جسم صحیح سلامت تھا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ کے مزارات جس جگہ اب ہیں، پہلے اس سے چند فرلانگ کے فاصلے پر تھے پھر

ایک ایمان افروز واقعہ پیش آیا۔

عراق کے بادشاہ فیصل کو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما نے خواب میں حکم دیا کہ مجھے اور میرے ساتھی عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہاں سے منتقل کر کے قریب ہی کسی دوسرے مقام پر دفن کیا جائے کیونکہ ہماری قبروں میں پانی کی نمی پہنچ چکی ہے بادشاہ اسے وہم اور خواب کی بات سمجھا اگلی رات پھر یہی حکم دیا بادشاہ نے اسے اہمیت نہ دی۔ پھر مفتی اعظم عراق کو یہی خواب آیا اور حذیفہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا دو راتوں سے شاہ کو کہہ رہے ہیں مگر اس نے تعمیل نہیں کی۔ آپ ہماری منتقلی کا اہتمام کریں۔ مفتی اعظم شاہ کو ملے اور طے پایا کہ عیدالاضحی کے دن مزارات کھولے جائیں گے۔

اخبارات میں اعلان شائع ہوا عالم اسلام میں یہ خبر تیز رفتاری سے پھیل گئی چونکہ یہ حج کا موقع تھا شاہ عراق کو مختلف ممالک کی طرف سے درخواست کی گئی کہ یہ عمل چند روز کے لئے موخر کر دیا جائے اس طرح حجاز ترکی، مصر، شام، لبنان، افریقہ اور ہندستان وغیرہ ممالک سے متعدد افراد نے بذریعہ تار تقریب میں حاضری کی خواہش کا اظہار کیا مزید دس دن بڑھا دیئے گئے لاکھوں مشتاقانِ دید کا ایک جم غفیر ''سلمان پارک'' میں جمع ہوگیا، ایک جرمن فلم ساز کمپنی نے بڑے بڑے بوسٹر نصب کر کے ان پر ۲۰۔۳۰ کی کئی سکرینیں لگا دیں تاکہ دور کھڑے لوگ بہ آسانی یہ کاروائی دیکھ سکیں۔

لاکھوں افراد کی موجودگی میں مزارات کو کھولا گیا معلوم ہوا ان میں پانی پہنچ چکا ہے مبارک جسم، بال، کفن صحیح وسالم تھے بالکل تروتازہ معلوم ہوتا تھا کہ وصال فرمائے ابھی چند گھنٹے گذرے ہیں آنکھوں میں زندہ سے بڑھ کر ایک خاص قسم کی چمک تھی اس موقع پر ایک ماہر چشم جرمن ڈاکٹر بھی موجود تھا آنکھوں کی چمک

دیکھ کر دنگ رہ گیا اور آگے بڑھ کر مفتی اعظم عراق کا ہاتھ تھام لیا۔ اور کہا اس سے بڑھ کہ اسلام کی حقانیت اور صحابہ کی عظمت کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کلمہ شہادت پڑھ کر مسلمان ہوا۔ متعدد افراد اور خاندانوں نے اسلام قبول کیا۔ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے قریب مزارات میں منتقل کرنے کے لئے مبارک جسموں کو سٹریچر پر رکھا گیا۔ ساتھ لمبے لمبے بانس باندھے گئے ہزاروں افراد کو کندھا دینے کی سعادت حاصل ہوئی۔

یہ اِس صدی کی زندہ حقیقت ہے یہ ایمان افروز واقعہ ۱۹۳۲ء کا ہے جو اس وقت کے اخبارات میں شائع ہوا لاکھوں افراد نے مشاہدہ کیا تھا۔

(کتاب سفر محبت (بصیر پور شریف سے بغداد معلّٰی تک) مصنف حضرت جناب صاحبزادہ محمد محبّ اللہ نوری صاحب سال اشاعت ۲۰۰۲ء۔ اور سیرۃ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم مصنف علامہ سید سعید الحسن صاحب)

ہمارے سردار عمارؓ و یاسرؓ و سمیہؓ:

ایمان افروز واقعات متعلقہ اصحاب رضی اللہ عنہم جنہوں نے اسلام نہ چھوڑا جانیں دے دیں اذیتیں برداشت کرتے ہوئے۔ (بحوالہ ص ۶۰۵ تفسیر ضیاء القرآن جلد دوم سورۃ النحل آیت ۱۰۶) "جس نے کفر کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان لانے کے بعد بجز اس شخص کے جسے مجبور کیا گیا اور اس کا دل مطمئن ہے ایمان کے ساتھ" تو اس سے مواخذہ نہ ہوگا۔ یہ آیت حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی ایک مرتبہ کفار نے آپ رضی اللہ عنہ کے والد حضرت یاسر رضی اللہ عنہ اور آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کو پکڑ لیا اذیتیں پہنچائیں تا کہ وہ اسلام سے دستبردار ہو جائیں لیکن بے سود آخر انہوں نے حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کی ایک ٹانگ ایک اونٹ

سے اور دوسری ٹانگ دوسرے اونٹ سے باندھ دی، ابو جہل نے اندام نہانی میں نیزہ مارا دونوں اونٹوں کو مختلف سمتوں میں دوڑا دیا۔ آپؓ کے بدن کے دو حصے ہو گئے اسلام میں یہ پہلی شہید ہیں۔ خواجہ محبوب عالم سیدی تنویر الابصار میں لکھتے ہیں ابو جہل نے بہت سخت مارا، چوٹ لگتی تھیتو بجائے لفظ ہائے ہائے کے یہ کلمات منہ سے نکالتی تھیں: "آمَنْتُ بِرَبِّ مُحَمَّدٍ" یہ دیکھ کر وہ ناہنجار اور چڑا اور طرح طرح کی ایذائیں دے کر مارنے لگا آپ بار بار یہی فرماتی تھیں، آگ میں جلنا قبول کروں گی مگر دین محمدی ﷺ سے ہرگز نہیں پھرونگی۔ وہ نیزہ جو اس نے مارا اندام نہانی سے چیرتا ہوا سینہ سے حلق تک آ نکلا منہ سے آواز آئی یعنی قسم کعبے کے رب کی میں اپنے اصلی مقصود کو پہنچ گئی یعنی قید خانہ عنصریات سے خلاصی پا کر ظل نبوت سے واصل ہوتی ہوئی نور وحدت سے جاملی سیدہ سمیہ رضی اللہ عنہ کے سر سے بھی تین بار یہی آواز آئی!

عاشقوں پر تیغ تیری تیز ہے
ملک الفت میں تیرے خوں ریز ہے

تفسیر ضیاء القرآن جلد دوم ۶۰۵ پر جناب محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں حضرت یاسر رضی اللہ عنہ کو بھی بے دردی سے شہید کر دیا گیا۔ یہ تاریخ اسلام کے دوسرے شہید ہیں ان کے بعد جناب عمار رضی اللہ عنہ کو پکڑا والدؓ اور والدہؓ کے لاشے سامنے تڑپ رہے ہیں انہوں نے بادل نخواستہ کلمات کفر کہہ دئے۔ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں عرض کی گئی ...... فرمایا عمار رضی اللہ عنہ کافر نہیں ہوا۔ ایمان اس کے گوشت اور خون میں سرایت کئے ہوئے ہے۔ عمار رضی اللہ عنہ نے آپ کو ماجرا سنایا۔ فرمایا "اے عمار رضی اللہ عنہ اس وقت تیرے دل کی کیا کیفیت تھی؟" حدیث شریف کے

الفاظ کا ترجمہ اور تم میں تو وہ بھی ہیں جنہیں اللہ نے اپنے نبی ﷺ کی زبان پر شیطان سے امان دی یعنی حضرت عمار رضی اللہ عنہ۔ رواہ البخاری راوی حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ جو کہ مشہور تابعی ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے ہیں حضور ﷺ کے زمانے میں پیدا ہوئے مگر زیارت سے مشرف نہ ہو سکے۔ مشکوۃ شریف میں بھی مذکورہ حدیث شریف درج ہے۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو کفار نے زندہ آگ میں ڈالا۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے دعا فرمائی، حضرت عمار رضی اللہ عنہ پر آگ کو ٹھنڈی کر جیسے سیدنا خلیل علیہ السلام پر آگ ٹھنڈی کی تھی حضرت عمار رضی اللہ عنہ تمام غزوات میں شامل ہوئے جنگ صفین ۳۷ھ میں شہید ہوئے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہ الکریم کے لشکر میں تھے ۹۳ سال عمر پائی۔ والد گرامی سیدنا یاسر رضی اللہ عنہ اور والدہ ماجدہ کا اسم گرامی سیدہ سمیہ رضی اللہ عنہا۔

ترمذی شریف جلد دوم مناقب عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی پہلی حدیث کا ترجمہ روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ عمار رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور اجازت چاہی آپ ﷺ نے فرمایا ان کو آنے دو مرحبا مرد پاک وخصلت کو حسن صحیح حدیث، ایسے ہی ترمذی شریف میں جلد دوم میں ان کے فضائل میں چار احادیث ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کا ایمان افروز واقعہ

رومیوں نے حضرت عبداللہ بن حذیفہ رضی اللہ عنہ کو قید کر لیا۔ سردار نے کہا عیسائی بن جاؤ لالچ بھی دیا۔ نہ مانے تو قتل کی دھمکی بھی دی۔ تیر اندازوں نے ہاتھوں اور پاؤں پر چوٹیں لگائیں تانبے کی دیگ کو آگ پر تپایا ایک مسلمان قیدی کو عبداللہ رضی اللہ عنہ کے سامنے اس میں پھینک دیا اس نے تڑپ کر جان دے دی

جناب عبداللہ رضی اللہ عنہ رو پڑے، سبب پوچھا گیا فرمایا: میں اس لئے رو پڑا میری جان کو دیگ میں ڈالا جا رہا ہے کاش میرے پاس اتنی جانیں ہوتیں جتنے میرے جسم پر بال ہیں اور میں سب کو قربان کر دیتا انہیں دوبارہ قید کر دیا گیا کھانا پانی بند کر دیا گیا کئی دنوں کے بعد شراب اور خنزیر کا گوشت ان کے پاس بھیجا فرمایا: اضطرار میں یہ استعمال حرام نہیں مگر میں ایمان کی کمزوری نہیں دکھاؤں گا۔ فرمایا کیا میرے ساتھ سارے مسلمان قیدیوں کو آزاد کر دو گے؟ بادشاہ نے کہا سب کو آزاد کر دوں گا چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کے سر کو چوما بادشاہ نے آپ کو تمام اسیران کے ساتھ آزاد کر دیا جب یہ حضرت رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور آپ کو سارا ماجرا سنایا۔ تو امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کا سر مبارک چومے اور ابتدا میں کرتا ہوں چنانچہ سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کے سر کو بوسہ دیا۔

بئر معونہ اور ستّر قُرّاءؒ کی دردناک شہادت:

ابو براء عامر نے فریب کیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کی کہ ملک نجد کی تعلیم و ہدایت کے لئے کچھ منادی کرنے والے میرے ساتھ بھیج دیجئے اس کا بھتیجا نجد کا رئیس تھا۔ عامر نے یقین دلایا تھا کہ منادی کرنے والوں کی حفاظت کی جائے گی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منذر بن عمر انصاری رضی اللہ عنہ کو مع ستر صحابہ رضی اللہ عنہم کے جو قراء و فضلاء منتخب بزرگوار تھے اسکے ساتھ کر دیا جب وہ بیرِ معونہ پہنچے جو بنی عامر کا علاقہ تھا تو وہاں سے حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ کو نامۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم دے کر طفیل حاکم کے پاس بھیجا اس سفیر کو جبار بن سلمیٰ نے اشارے پر ان کی

پشت میں نیزہ مارا تھا جو چھاتی سے صاف نکل گیا۔ انہوں نے گرتے ہوئے کہا قسم ہے کعبہ کے خدا کی میں اپنی مراد کو پہنچا قاتل پر اس فقرہ نے بہت اثر کیا اور وہ حضور ﷺ کی خدمت میں آ کر مسلمان ہو گیا۔

(رحمۃ اللعالمین سیرۃ النبی الامی ﷺ مصنف قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری) علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ خصائص الکبریٰ شریف جزء اول میں لکھتے ہیں:

"حاکم نے باقی سب قراء حضرات رضی اللہ عنہم کو بھی قتل کرا دیا، کعب بن زید رضی اللہ عنہ کشتگانِ خنجر تسلیم کی اوٹ میں چھپ کر بچ رہے تھے اور اس واقعہ کی خبر حضور ﷺ کو پہنچائی۔"

عامر بن فہیرہؓ کو ملائکہ نے دفن کیا:

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ہشام بعروہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ جب مسلمان (اصحاب) شہید ہوئے اور عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ گرفتار ہو گئے تو ان سے عامر بن طفیل نے پوچھا یہ کون ہیں اور اس نے ایک شہید مقتول کی طرف اشارہ کیا عمر بن امیہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا یہ عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ ہیں ان کا جواب سن کر عامر بن طفیل نے کہا ان کو شہید ہونے کے بعد میں نے آسمان کی طرف لے جاتے ہوئے دیکھا ہے مسلم و بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ......... ان قراء رضی اللہ عنہم نے بوقت شہادت دعا کی "اے پروردگار رسول اللہ ﷺ کو ہماری حالت کی خبر دیجئے۔"

عین اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" اے مسلمانو! تمہارے بھائیوں کو شہید کر دیا گیا ہے اور اللہ کے ان دوستوں نے دعا مانگی ہے۔"

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول

اللہ ﷺ ممبر پر تشریف لائے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا: ''اے لوگو! تمہارے بھائیوں پر مشرکین حملہ آور ہو گئے ہیں۔ اور ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے۔ اور ان میں سے کوئی باقی نہیں رہا ہے۔ ان کی دعا تھی۔ ''اے رب! ہماری حالت کی اطلاع ہمارے مسلمان بھائیوں کو کر دے اور بیشک ہم اللہ کے سایۂ عاطفت میں ہیں اور اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہے...... اور ہم خدا سے راضی ہیں۔''

واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی روایت کی ہے...... جس میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غلام عامر بن فھیرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے۔ جنہیں شہداء میں موجود نہ پایا گیا جو کہ بڑے صاحب فضیلت تھے۔ انہیں ملائکہ اٹھا کر آسمان پر لے گئے۔ جب نیزے کی انی ان کے جسم کے اندر داخل ہوئی تو انہوں نے نعرہ مارا ''فُزْتُ وَاللّٰہ'' یعنی میں خدا کی قسم کامیاب ہو گیا...... امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ آگے فرماتے ہیں ''ممکن ہے انہیں اٹھا لیا گیا ہو اور پھر رکھ دیا گیا ہو۔ اس کے بعد وہ مفقود ہو گئے ہوں۔ اس طرح امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت سے تطبیق ہو جائے گی۔

عقبہ کی کتاب ''مغازی'' میں بھی ہے۔'' حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ کا جسم نہ پایا گیا اور لوگ گمان کرتے ہیں کہ فرشتوں نے ان کو دفن کر دیا ہے۔

ایک اور روایت بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے بہ سند عروہ رضی اللہ عنہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ ''وہ آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔'' متعدد اسناد یہی بتاتی ہیں کہ آسمان پر لے جا کر انہیں پوشیدہ کر دیا گیا۔

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا...... ''فرشتوں نے انہیں روپوش کیا''

(خصائص الکبریٰ جلد اول مترجم حکیم غلام معین الدین تمیمی رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت شیخ عبدالحق...... دہلوی مدارج النبوۃ جلد دوم مترجم عبدالمصطفیٰ

محمد اشرف نقشبندی میں واقعہ کا حال یوں بیان فرماتے ہیں۔

ان اصحابؓ کی خدمات (مختصراً عرض ہے):

بیرِ معونہ ایک مقام ہے.......... ابو براء عامر قبیلہ نجد اور بنی عامر سے تھا۔ مدینہ شریف آیا۔ اسلام کی دعوت کو قبول نہ کیا مگر دینِ اسلام کی تعریف بہت کرتا تھا.......... حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ''میں اہل نجد سے مطمئن نہیں ہوں...... '' ابو عامر کے اصرار پر آپ ﷺ نے اصحاب رضی اللہ عنہم کو بھیجا۔ یہ حضراتؓ ہر روز پانی اور ایندھن امہات المومنینؓ کے حجروں میں پہنچاتے تھے اصحابِ صفہؓ کی بھی خدمت کرتے تھے۔ رات کو نماز، ذکر اور قرآن خوانی میں مشغول رہتے۔

ان میں سے سولہ حضرات رضی اللہ عنہم کے نام کتب احادیث میں درج ہیں۔

نجد کے حق میں آپ ﷺ نے دعا نہ فرمائی۔ (ترمذی جلد۲)

جب مسلمان بیرِ معونہ پر اُترے۔ اپنے اونٹ اپنے ساتھیوں عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ اور حارث رضی اللہ عنہ کو دیئے تاکہ چراگاہ میں لے جائیں اور سید المرسلین ﷺ کا مکتوب شریف ایک اور ساتھی حرام بن حام رضی اللہ عنہ کو دیا رضی اللہ عنہم...... حرام رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا...... بنو عامر نے اصحابؓ کے ساتھ جنگ کرنے سے انکار کیا کیونکہ ابو براء عامر کی پناہ کو توڑنا نہ چاہتے تھے...... پس عامر بن طفیل حاکم نے قبائل سلیم...... عصیہ۔ رعل، اور ذکوان سے مدد چاہی۔ اور ایک بڑی جماعت لے کر بیرِ معونہ کی طرف روانہ ہو گیا...... اور اصحاب رضی اللہ عنہم کا محاصرہ کر لیا۔

اصحاب رضی اللہ عنہم روئے اور کہنے لگے'' ہمیں کوئی شخص نظر نہیں آتا جو ہمارا سلام آنحضرت ﷺ تک پہنچا دے۔''

پس سیدنا جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور ان دردمندوں کا سلام بارگاہ

اقدس حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں پہنچایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن صحابہ رضی اللہ عنہم کی خبر صحابہ رضی اللہ عنہم کو دی اور فرمایا ''تمہارے یار مصیبت زدہ ہیں......''

مسلمانوں نے کفار کے ساتھ بہت بہادری سے مقابلہ کیا۔ مُنذرؓ باقی بچے۔ اور جنگ کی شہید ہو گئے۔

عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ حارث رضی اللہ عنہ جو اونٹ چراگاہ میں لے گئے تھے جب واپس لوٹے انہوں نے پرندوں کو دیکھا کہ لشکر کے اردگرد منڈلاتے ہیں اور گردو غبار ہے اور کفار بلندی پر ہیں...... یہ آگے آئے تو سب کو شہید پایا۔ عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر اس المناک واقعہ کی خبر دیں۔

مگر حادث رضی اللہ عنہ نے اس رائے سے انکار فرمایا۔ اور کہا شہادت کا موقع آ گیا ہے اسے غنیمت شمار کرنا چاہیے پس کافروں سے جنگ کی اور دو کفار کو قتل کر دیا مشرکوں نے دونوں کو پکڑ لیا حارث رضی اللہ عنہ نے پھر بھی جنگ شروع کر دی اور دو کافر قتل کر دیئے اور پھر شہید ہو گئے اور عمرو رضی اللہ عنہ کی انگلی اور پیشانی کے بال عامر بن طفیل حاکم نے رکھ لئے اور ان کو آزاد کر دیا کیونکہ اس کی ماں نے ایک غلام آزاد کرنے کی نذر مانی ہوئی تھی اور حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے پوچھا ''تو اپنے سب یاروں کو پہچانتا ہے؟'' پس حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کو وہ کافر کشتگان میں لایا اور ایک ایک کا نام نسب پوچھا اور کہا تمہارا کوئی یار ہے یہاں دکھائی نہیں دیتا حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہ ہاں عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ نظر نہیں آتے جو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں۔''

عامر ظالم نے پوچھا ''وہ کسی طرح کا آدمی تھا'' حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''وہ اوّلین مسلمانوں میں سے ہے۔ عامر کافر نے کہا'' جب وہ مارا گیا تو میں

نے دیکھا کہ اس کو آسمان کی طرف اٹھائے لے جارہے ہیں‘‘ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے غلام کی شان ہے یہ عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھائی کے غلام تھے پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خرید لیا تھا اور آزاد فرمایا دیا تھا اور پھر یہ حضرت علیہ السلام اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھی تھے مدینہ منورہ کی طرف سفر ہجرت میں تیسرے ساتھی یہ تھے اور قدیم اسلام تھے تعجب یہ ہے کہ عامر بن طفیل نے ان اصحابؓ کی ایسی کرامات دیکھیں پھر ان کے قتل سے پریشان نہ ہوا اور ایمان نہ لایا۔

بیان کافر جبار بن سلمی کا:

جب نیزہ عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ کو مارا اور نیزہ دوسری طرف جسم سے جانکلا تو میں نے عامر رضی اللہ عنہ کی آواز سنی‘‘ پھر میں نے دیکھا ان کو اٹھا کر آسمان پر لے گئے پس جبار بن سلمی نے کلمہ شریف پڑھ لیا۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کا جسم (عامر رضی اللہ عنہ کا) دفن کر دیا ہے اور روح کو علیین میں لے گئے۔ بخاری شریف میں یہ واقعہ درج ہے۔

امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے واقدی سے روایت کی ہے کہ زمین نے ان کو پوشیدہ کر لیا۔ جب قُرّاء کی شہادت کی خبر رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ کو بڑا رنج ہوا۔ آپ ایک ماہ تک اور ایک روایت کے مطابق چالیس روز تک صبح کی نماز میں رِعل، ذکوان، اور عُصیہ اور تمام دشمن قبائل کے بارے میں دعا فرماتے رہے یعنی بددعا اور مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ اس دعا میں لحیان کا بھی ذکر ہوتا تھا اور راوی انسؓ لحیان بیرٔ معونہ میں نہ تھا بلکہ قضیہ رجیع میں تھا۔ بخاری شریف میں بھی لحیان کا ذکر ہے ترمذی شریف جلد دوم میں بھی ہے عُصیہ نے خدا اور رسول کی

نافرنی کی"۔

بحوالہ کتاب مصنف لعنتی کون:

حضور علیہ السلام نے قبیلہ لحیان رعل ذکوان پر لعنت فرمائی راوی حدیث خفاف بن ایما رضی اللہ عنہ بحوالہ مسند احمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی اور ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب آخری رکعت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک کو اٹھایا تو کہا اللہ قبیلہ لحیان رعل، ذکوان پر لعنت فرمائے انہوں نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی ہے پھر آپ سجدے میں چلے گئے اور سلام پھرنے کے بعد آپ نے لوگوں سے فرمایا اے لوگو! یہ کلمات میں نے نہیں کہے بلکہ اللہ نے کہے ہیں"

سنن نسائی شریف میں ہے آپ مہینہ بھر دعائے قنوت میں رعل، ذکوان لحیان پر لعنت کرتے رہے۔ (یہ حدیث صحیح ہے)

کیوں؟ وجہ انہوں نے دھوکہ دیا تبلیغ و تعلیم کے بہانے ستر قراء کی جماعت لے گئے اور سب کو شہید کر دیا۔ (خلاصہ لکھا ہے) مسلم شریف میں ہے رب نے فرمایا: "اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنی لحیان ذکوان اور عصیہ پر لعنت کر......؟"

دشمن کی ایک اور سازش جس میں حضرت خبیب رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ بھی شہید کیے گئے

قریش کی چوتھی جنگ اور دس واعظان اسلام رضی اللہ عنہم کا مارا جانا:

جنگ احد کے بعد دشمنوں نے مسلمانوں کو پامال کرنے کی مختلف تدابیر پر عمل کیا چنانچہ ۴ھ میں قریش نے قوم عضل اور فارہ کے سات شخصوں کو گانٹھ کر مدینہ شریف میں بھیجا کہ ہمارے قبیلے اسلام لانے کیلئے تیار ہیں ہمارے ساتھ معلم

کردیجیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس بزرگ صحابہ رضی اللہ عنہم کو جن کے سردار حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ تھے ان کے ساتھ کر دیا، یہ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے نانا تھے۔

جب یہ صحابہ رضی اللہ عنہ ان کی زد میں پہنچ گئے تو کفار کے ۲۰۰ جوان آئے کہ انہیں زندہ گرفتار کرلیں آٹھ اصحاب رضی اللہ عنہم مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہوئے اور دو بزرگوار خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ وزید رضی اللہ عنہ گرفتار کر لئے گئے۔

سیدنا خبیبؓ وسیدنا زیدؓ قید میں:

قریش نے چند روز انہیں حارث بن عامر کے گھر بھوکا پیاسا قید رکھا، ایک دن حارث کا بچہ چھری سے کھیلتا ہوا حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گیا حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے بچے کو زانو پر بٹھایا اور چھری لے کر رکھ دی جب بچے کی ماں نے اچانک دیکھا تو اس نے چیخ ماری خبیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ سمجھی ہے کہ میں بچہ کو قتل کر دوں گا نہیں جانتی کہ مسلمانوں کا کام غدر کرنا نہیں۔

ظالم قریش نے چند روز کے بعد حضرت خبیب رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کو صلیب کے نیچے لا کر کھڑا دیا اور کہا اور اگر اسلام چھوڑ دو تو تمہاری جان بخشی ہو سکتی ہے۔ دونوں بزرگواروں رضی اللہ عنہما نے کہا جب اسلام باقی نہ رہا تو جان رکھ کر کیا کریں گے؟

قریش نے کہا کوئی تمنا ہو تو بیان کرو خبیب رضی اللہ عنہ نے کہا دو رکعت پڑھ لینے کی ہمیں مہلت دی جائے انہوں نے نماز ادا کی حضرت خبیبؓ نے کہا میں زیادہ وقت نماز میں صرف کرتا لیکن سوچا کہ دشمن یہ نہ کہیں کہ موت سے ڈر گیا ہے۔ بے رحموں نے دونوں رضی اللہ عنہ کو صلیب پر لٹکا دیا۔

اور نیزہ والوں سے کہا کہ نیزہ کی انی سے ان کے جسموں کے ایک ایک حصے پر چرکے لگائیں:

اللہ اکبر! ان کا دل اسلام پر کتنا قائم تھا کس قدر استقامت تھا اور خدا پر کتنا یقین تھا...... ذرا اف تک نہ کی۔

جان اور محبت رسول ﷺ

ایک سخت دل نے حضرت سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ کے دل کو چھیدا اور پوچھا اب تو تم بھی پسند کرتے ہوگے کہ (حضرت) محمد ﷺ پھنس جائے اور میں چھوٹ جاؤں''

حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے نہایت جوش سے جواب دیا'' خدا جانتا ہے کہ میں تو یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ میری جان بچ جانے کے لئے نبی ﷺ کے پاؤں میں کانٹا بھی لگے'' (طبری۔ابن ہشام)

خدا کے اس برگزیدہ بندہ (جوانمردترین) نے تماشائیوں کے ہجوم میں صلیب کے نیچے کھڑے ہو کر فی البدیہ اشعار کہے ہیں ان سے پوری کیفیت ،صداقت، محبت کی پاکیزہ صورت ظاہر ہے۔ بخاری و مسلم میں صرف اشعار نمبر۹۔۱۰ مردی ہیں زادلمعاد دوسرا اور پانچواں شعر نہیں ہے۔

(زادالمعاد جلد ۱) ترجمہ: (بعض اشعار کا)

انبوہ درانبوہ لوگ میرے گردا گرد کھڑے ہو رہے ہیں اور انہوں نے بڑی بڑی جماعتوں کو بلالیا ہے یہ سب کے سب عداوت نکال رہے ہیں جنہوں نے اپنی عورتوں اور بچوں کو بھی بلا رکھا ہے میری آنکھوں سے آنسو لگاتار جاری ہیں۔ میں دشمن کے سامنے نہ عاجزی کروں گا اور نہ روؤں اور چلاؤں گا میں خدا کی طرف جا رہا ہوں انہوں نے میرا تمام گوشت کاٹ دیا ہے مجھے خدا کی ذات

سے امید ہے کہ وہ پارہ ہائے گوشت کے ہر ایک ٹکڑے کو برکت عطا فرمائے“

سب سے آخر میں یہ دعا تھی: اللھم بلغنا رسالته رسو لك فبلغه ما یصنع بنا۔ اے خدا ہم نے تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام ان لوگوں کی پہنچا دئے اب تو اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے حال کی اور ان کی کرتوتوں کی خبر فرما دئے“

سعید بن عامر رضی اللہ عنہ جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عمال میں سے تھے کا یہ حال تھا کہ کبھی کبھی یکبارگی بے ہوش ہو جایا کرتے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے وجہ پوچھی وہ بولے مجھے نہ کوئی مرض ہے نہ کچھ شکایت ہے جب خبیب رضی اللہ عنہ کو صلیب پر چڑھایا گیا تو میں اس مجمع میں موجود تھا ای جس وقت خبیب رضی اللہ عنہ کی باتیں یاد آ جاتی ہیں میں کانپ کر بے ہوش ہو جاتا ہوں۔

مزید بیان اس مضمون پر حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے بیان کے چند جملے بھی پڑھ لیجئے مدارج النبوۃ جلد دوم مترجم عبدالمصطفٰے محمد اشرف نقشبندی صاحب۔

عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کی شہادت:

کافرہ سلافہ بنت سعد کا خاوند اور دو بیٹے اُحد میں مارے گئے تھے۔ سلافہ نے اعلان کیا تھا جو کوئی اس کے دو بیٹوں کے قاتل عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کا سر کاٹ لائے اس کو وہ ایک سو اونٹ انعام دے گی جو دس صحابہ رضی اللہ عنہم کفار منافقین کی درخواست پر برائے تبلیغ بھیجے گئے، ان میں عاصم رضی اللہ عنہ خبیب رضی اللہ عنہ زید بن الدثنہ رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے یہ دس اصحاب رضی اللہ عنہم کفار کو دیکھ کر پہاڑ پر چڑھ گئے۔ درجہ شہادت سے موجزن ہوئے۔ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کو امان دینے کا کفار نے کہا حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے انکار کیا، لڑائی شروع کی حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کے تیر ختم ہو گئے

تو نیزہ پکڑ لیا نیزہ ٹوٹا تو تلوار کھینچ لی اور قبلہ کی طرف ہو کر دعا فرمائی اے اللہ میرے جسم کو کافروں سے محفوظ فرما'' کفار نے تیروں کی بارش کی اور حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا۔ جب ارباب شقاوت نے قصد کیا کہ ان کا سر جدا کر کے سلافہ کے پاس لے جائیں اور شرط کردہ سو اونٹ حاصل کریں تو حق تعالیٰ نے زنبور کا لشکر بھیج دیا اس لشکر نے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کے جسم کے گرد حلقہ میں قطاریں باندھ لیں جو آگے بڑھتا اس پر زنبور یکبارگی حملہ کر دیتے ڈنگ مار مار کر بھگا دیتے رات ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ایک سیلاب بھیج دیا جو دشمنوں میں سے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کا جسم مبارک نکال کر لے گیا اس طرح قاتل انعام سے بھی محروم رہے۔ چھ مزید اصحاب رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے خبیب رضی اللہ عنہ عبداللہ رضی اللہ عنہ زید رضی اللہ عنہ نے پہاڑ سے اتر کر اپنے آپ کو مشرکوں کے حوالے کر دیا۔ کیونکہ کفار نے امان کا وعدہ کیا تھا مگر عہد شکنی کی ان بزرگواروںؓ کے ہاتھوں کو باندھ دیا عبداللہ بن طارق رضی اللہ عنہ نے ہاتھ چھڑا کر تلوار سے کفار پر حملہ کر دیا اور آخر کار کفار کی سنگ باری سے شہید ہو گئے اور حضرت خبیب رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کو مکہ میں لا کر بیچ دیا۔

حضرت سیدنا خبیبؓ کا ذکر شہادت:

حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو حارث بن عامر کی بیٹی نے سو اونٹ کے عوض خریدا تا کہ حارث کے بدلے میں جسے خبیب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا قتل کرے۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ کو صفوان بن امیہ نے خریدا تا کہ وہ اپنے باپ کے بدلے ان کو قتل کرے جسے حضرت زید رضی اللہ عنہ نے بعد میں مارا تھا یہ ماہ ذیقعدہ کا واقعہ ہے دونوں کو قید کر دیا گیا۔

عظیم کرامت، مثل کرامت حضرت مریمؑ:

بخاری شریف میں ہے کہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو قید میں لوگوں نے دیکھا

کہ خوشہ انگور پکڑے کھا رہے ہیں حالانکہ کسی بھی پھل کا موسم نہ تھا یہ وہ رزق تھا جو پروردگار نے بخشا تھا۔

دعا کا اثر:

جب حرمت کے مہینے گذر گئے تو حرم سے باہر نعیم کے مقام پر دونوں کو پھانسی چڑھا دیا۔ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے عرض و دعا کی یا اللہ ان کفار کو گن لے اور علیحدہ علیحدہ جان سے مار دعا قبول فرمائی گئی یہ تھوڑے وقفہ کے بعد مصائب میں مبتلا ہو کر مرے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اس واقعہ میں حاضر تھا میرے والد نے مجھے زمین پر سلا دیا دعا کے خوف سے کفار میں یہ جہالت تھی کہ جو زمین پر محو لیٹے اس پر دعا کا اثر نہیں ہوتا۔

بوقت سولی حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کا منہ مبارک مدینہ شریف کی طرف تھا یہ کفار نے خود کیا تھا تاکہ کعبہ سے پھیر دیں خبیب رضی اللہ عنہ بولے حقیقی قبلہ مدینہ طیبہ ہی ہے اور کہا میں سو جانیں قربان کرتا ہوں" من جان از برائے دوست می دارم حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں تھا اچانک علامت وحی ظاہر ہوئی۔ بعدازاں فرمایا جبرائیل امین علیہ السلام خبیب رضی اللہ عنہ کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں۔

مشرکوں نے بدر میں مارے گئے کافروں کو آواز دی کہ نیزے لے کر حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو ماریں۔ زخم اور ضرب کے زور سے مضطرب ہو جاتے اور حرکت کرتے تھے چہرہ مدینہ شریف کی طرف تھا پھر کعبہ شریف کی طرف ہو گیا تاکہ ظاہر و باطن صورت اور حقیقت شریعت کو مجمع کریں ایک شقی القلب نے نیزہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ میں مارا پشت کی طرف سے نکل آیا پس حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے کلمہ طیبہ پڑھا۔

شہادت حضرت زیدؓ:

اور جب حضرت زید بن دشنہ رضی اللہ عنہ کو پھانسی کے پاس لائے تو انہوں نے بھی نماز ادا فرمائی وہی کچھ حضرت زید رضی اللہ عنہ سے کہا گیا جو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ سے کہا تھا حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کی طرح ان پر بے حد ظلم کیا شہید ہو گئے۔ ابوسفیان نے کہا میں نے کسی کے ساتھیوں کو ایسے نہیں پایا، جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر مہربان ہیں۔

کفار نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو شہید کر کے پھانسی پر لٹکتے رہنے دیا مزید رسوائی کے لئے۔ خبر شہادت تمام عرب میں پھیل گئی بذریعہ وحی سارا حال آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر منکشف ہوا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی ہے جو جائے اور حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو پھانسی سے اتارے جو اتارے اس کو جزا بہشت بریں ہو گی۔

لاش حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کا حال:

پس حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اور مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ اس مقصد کیلئے مکہ کی طرف چل پڑے دن کے وقت سوتے تھے، رات کو سفر کرتے تھے حتیٰ کہ تعیم پہنچ گئے دیکھا کہ چالیس آدمی پھانسی کے اردگرد سوئے ہوئے ہیں آہستہ سے پھانسی سے اتارا چالیس دن گذر چکے تھے ابھی حضرت خبیب رضی اللہ عنہ بالکل تازہ تھے اب تک زخموں سے خون ٹپکتا تھا اور اس میں سے کستوری کی خوشبو آتی تھی۔ گھوڑے پر لادلیا واپس مڑے اور صبح قریش کو خبر ہوئی۔ ستر سوار ان کے تعاقب

میں روانہ ہوئے اور ان تک پہنچ گئے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے خبیب رضی اللہ عنہ کی لاش مبارک کو زمیں پر رکھ دیا اور زمین نے فوراً اسے اپنے اندر مخفی کر لیا اس واسطے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو بلیغ الارض کہا گیا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کفار سے فرمایا میں زبیر بن عوام ہوں اور یہ میرے ساتھی مقداد۔ ہم دونوں شیر ہیں جو اپنے جنگل کی طرف جا رہے ہیں۔ اگر تم چاہتے ہو تو ہم تمہارے ساتھ مقابلہ کرتے ہیں پس کافر واپس مکہ چلے گئے اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت مقداد رضی اللہ عنہ مدینہ شریف پہنچ گئے۔ اس وقت سیدنا جبرائیل علیہ السلام حاضر تھے اور کہا ان دونوں کے بارے میں ملائکہ آپس میں بحث کر رہے ہیں۔

تبّع رضی اللہ عنہ کا روح پرور بیان

جس طرح ایران کے بادشاہ کو کسریٰ، چین کے سلطان کو خاقان کہا جاتا تھا اسی طرح یمن اور حضر موت کے فرما فردا کا لقب تبع تھا یہ نام دو بار قرآن مجید میں آیا ہے، قوم تبع کے خاندان میں سے ایک تبع مشرف بہ اسلام ہوا تھا نام ابو کرب رضی اللہ عنہ تھا سب سے پہلے انہوں نے کعبہ شریف پر قیمتی غلاف چڑھایا۔ جب ان کا گذر مدینہ شریف کے مقام سے ہوا تو اس کے لشکر کے علماء نے اسے بتایا کہ یہ نبی آخر الزمان علیہ السلام کی ہجرت گاہ ہے۔ اس فضا میں ایسی کشش اور روحانیت محسوس ہوئی کہ تبع رضی اللہ عنہ نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے نام ایک عرضداشت لکھی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنے ایمان لانے کا ذکر کیا اور یہ التجا بھی کی کہ میرا ایمان قبول ہو۔ اور روز قیامت اپنی شفاعت سے محروم نہ کیا جائے۔ علامہ قرطبی اور دیگر علمائے کرام نے یہ واقعہ تفصیل سے لکھا ہے بعض علماء نے جناب تبع سے اقامت کی اجازت چاہی بادشاہ نے ان کی رہائش کیلئے مکانات تعمیر کروائے جو

معزز ترین عالم تھا اپنا مکتوب اس کے حوالے کیا اور وصیت کی اگر تجھے زیارت نصیب ہو میرا عریضہ پیش خدمت کرنا ورنہ اپنی اولاد کو ہدایت کر کے جانا کہ جس کو یہ سعادت نصیب وہ میرا خط پیش کرے یہ زمانہ حضور ﷺ سے ایک ہزار سال پہلے کا ہے جب حضور علیہ السلام ہجرت کر کے مدینہ طیبہ پہنچے جن کی گھر کے سامنے آپ کی ناقہ شریف بیٹھی وہ سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا دولت کدہ تھا اور یہ اس عالم کی اولاد میں سے تھے جس کو یہ خط ملا تھا عریضہ پیش کیا گیا رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا پڑھ کر سنائیں حضور ﷺ نے سن کر جناب تبع کا ایمان قبول فرمایا اور التجائے شفاعت کو بھی مشرف قبولیت سے نوازا تفسیر ضیاء القرآن جلد چہارم سورۃ الدخان مصنف سراج الملت حضرت محمد کرم شاہ الازہری قدس سرہ)

جنات کی تبلیغ، سواد بن قارب رضی اللہ عنہ:

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے دوران خطبہ پوچھا تمہارے اندر سواد بن قارب کون ہے خاموشی رہی ایک سال بعد پھر یہی پوچھا سواد رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے فرمایا اے سواد اپنے ایمان لانے کا واقعہ بیان کر حضرت سواد رضی اللہ عنہ بولے اے امیرالمومنین میں ہندستان میں تھا اور ایک جن میرا تابع تھا ایک رات میں سویا ہوا تھا اور اس نے آ کر مجھے جگایا اور کہا اللہ تعالیٰ نے ایک نبی اکرم علیہ الصلوۃ والسلام مکہ میں مبعوث فرمایا ہے دوڑو اور ان پر ایمان لاؤ تین رات یونہی ہوتا رہا اس کے بار بار کہنے سے میرے دل میں اسلام کی محبت پیدا ہوگئی میں اونٹنی پر سوار ہوا مکہ مکرمہ پہنچ گیا وہاں میں نے دیکھا کہ لوگ حضور ﷺ کے گرد حلقہ بنائے بیٹھے ہیں جب آپ کی نظر مبارک مجھ پر پڑی تو فرمایا مرحبا یا سواد بن قارب جو تجھے لے آیا ہے ہم اس کو بھی جانتے ہیں میں نے عرض کی میں نے چند شعر

عرض کیے ہیں اجازت ہو تو پیش کروں آپ ﷺ نے اجازت عنائیت فرمائی جناب سواد نے قصیدہ پیش کیا اس میں اپنے خواب کا واقعہ بیان کیا اور پھر اپنے ایمان کا اعلان کیا چند اشعار کا ترجمہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے بغیر کوئی رب نہیں ہے اور آپ ﷺ کو ہر قسم کے غیبوں کا امین بنایا گیا ہے۔

اے بزرگوں اور پاکبازوں کے فرزند تمام رسولوں سے آپ ﷺ کا وسیلہ اللہ کی جناب میں بہت قریب ہے ہم آپ ﷺ کے حکم کی تعمیل کریں گے خواہ اس میں ہمارے بال سفید ہو جائیں...... یارسول اللہ ﷺ اس روز سواد بن قارب کی شفاعت فرمائیں جبکہ آپ کے بغیر کسی کی شفاعت کوئی فائدہ نہ دے گی ایمان ویقین اور عشق محبت سے لبریز اشعار سن کر حضور نور مجسم ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ دندان مبارک ظاہر ہو گئے اور سواد رضی اللہ عنہ سے فرمایا، اے سواد تو دونوں جہانوں میں کامیاب ہو گیا۔

(تفسیر ضیاء القرآن ج ۴ تفسیر ابن کثیر بحوالہ سورۃ الاحقاف آیت ۲۹)

سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کا ایک اہم واقعہ جو بہت نصیحت آموز ہے۔ مردان بن حکم کی عدالت میں حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ پر ایک عورت نے جھوٹا مقدمہ دائر کر دیا کہ انہوں نے میری زمین پر ناجائز قبضہ کیا ہے پیشی ہوئی حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ جھوٹ ہے میں نے رسالت مآب ﷺ سے سنا ہے جو کوئی کسی کی ایک بالشت زمین ظلم سے چھینتا ہے قیامت کو اس کی گردن میں سارا کرہ ارض لپیٹا جائے گا۔ (بخاری شریف، مسلم شریف) اور آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ اگر یہ جھوٹی ہے تو اسے نابینا کر کے اس زمین میں مارنا چنانچہ تھوڑی مدت کے

بعد اس عورت کی بینائی ختم ہوگئی وہ کہتی مجھے حضرت سعید رضی اللہ عنہ کی بدعا لگ گئی۔ ٹھو کریں کھاتی اسی زمین کے کنوئیں میں گر کر مرگئی۔ صحابی رضی اللہ عنہ کے بات لفظ بلفظ پوری ہوئی۔ اس میں سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی عظیم کرامت کا بیان ہے۔ عورت کے انجام کی خبر مشکوۃ شریف اور مسلم شریف میں ہے۔

(واقعہ بخاری شریف میں بھی موجود ہے)

اصلاح کا حکیمانہ انداز از سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ:

شام کا ایک آدمی امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا دوست تھا شام سے ایک آدمی آیا آپ رضی اللہ عنہ نے خیریت اس دوست کی دریافت کی بتایا گیا کہ وہ تو تباہ ہوگیا کیونکہ اس نے پارسائی چھوڑ کر شراب گناہ اور فسق وفجور کی زندگی بسر کرنا شروع کی ہے جب یہ آدمی واپس جانے لگا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک نامہ لکھوایا یہ خط عمر بن الخطاب سے فلاں شخص کی طرف تم پر سلامتی ہو میں تیری طرف اللہ کی حمد کرتا ہوں جو وحدہ لاشریک ہے گناہ معاف کرنے والا ہے توبہ قبول کرنے والا سخت عذاب والا بڑی قدرت والا اس کے بغیر اور کوئی معبود نہیں اسی کی طرف سب نے لوٹنا ہے پھر خود بھی اس کی ہدایت کے لئے دعا مانگی مجلس سے بھی اس کے لئے دعا منگوائی یہ خط میرے دوست کو پہنچا دینا جب اس نے یہ خطہ پڑھا اس پر عجیب کیفیت طاری ہوگئی۔ توبہ گناہ ترک کر کے اطاعت اختیار کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جب اس کی اطلاع ملی، آپ بڑے خوش ہوئے اور فرمانے لگے، اے حاضرین! جب اپنی کسی بھائی کو دیکھو راہ راست سے بھٹک گیا ہے اسی کے لئے دعا مانگو اگر اُسے برا کہو گے وہ اپنی ضد پر پکا ہو جائے گا اسے عزت نفسی کا سوال بنا کر گمراہی میں دور نکل جائے گا۔ (تفسیر ضیاء القرآن جلد چہارم ص ۲۹۱)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم:

اس بابرکت گروہ کی طرف برائی کی نیت کرنا ان کے تذکرے کو ناشائستہ بحث موضوع بنانا کتاب وسنت کے قانون میں قطعاً جرم ہے"

اب تک یاد ہے قوموں کو حکایت ان کی
نقش ہے صفحہ ہستی پر صداقت ان کی

(ابوریحان ضیاء الرحمٰن فاروقی، صحابہ رضی اللہ عنہم کا مختصر تعارف)

ایک معلوماتی تاریخی اسلامی خبر:

سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے صاجزادے بھی صحابی ؓ تھے اور بہت بہادری سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے تلواریں جسم پر اس قدر لگیں کہ جسم قیمہ بن چکا تھا۔ تیر اور نیزے بھی لگے حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو افسردہ ہو گئے۔ یہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں شہید ہوئے۔ (کتاب خالد بن ولید مؤلف جناب مولانا محمد صادق دین) جب سیدنا خالد سیف اللہ رضی اللہ عنہ مدینہ شریف حاضر ہوئے تو سیدنا امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے نہایت ہمدردی سے تعزیت فرمائی۔

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا سارا گھر بار پیش کر دینا بیوی رضی اللہ عنہا کا حرف تحسین:

آیت الحدید میں ہے:

مَن ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ وَلَهُ أَجْرٌ كَرِيمٌ

"کون ہے جو اپنا مال اللہ تعالیٰ کو بطور قرضہ حسنہ دے اور اللہ تعالیٰ کئی گنا بڑھا دے اس کے مال کو اس کے لئے اس کے

علاوہ اسے شاندار اجر ملے گا۔"

جب آیت نازل ہوئی تو حضرت ابوالدحداح رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اللہ تعالیٰ ہم سے قرض مانگتا ہے فرمایا ہاں وہ بولے اپنا دست مبارک مجھے دکھایئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑا اور گذارش کی میں نے یہ باغ اللہ تعالیٰ کو قرض دیا باغ میں کھجور کے چھ سو درخت تھے بیوی اور بچے اس میں رہائش پذیر تھے حضرت ابو الدحداح رضی اللہ عنہ نے باہر کھڑے ہو کر اپنے بیوی کو آواز دی اے دحداح کی ماں اس نے جواب دیا لبیک فرمایا اس باغ سے بال بچہ لے کر نکل آؤ میں نے یہ باغ اپنے رب کو قرض دے دیا ہے نیک بخت بیوی نے یہ سنا تو پکار اٹھی اے دحداح کے باپ تم نے بڑا نفع والا سودا کیا ہے خود بھی باہر نکل آئیں اپنے بال بچے اور سارا سامان کو بھی وہاں سے نکال لیا مکتب عشق وایثار کے یہی وہ طلبہ تھے جن پر ان کے استاد کو بھی ناز تھا اور ان کے خالق کو بھی ناز تھا۔

(تفسیر ضیاء القرآن جلد پنجم ص ۱۱۵ طباعت ربیع الثانی ۱۴۰۰ھ)

واقعہ:

ایک دن ایک شخص بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا عرض کیا سخت بھوکا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے پوچھا۔ وہاں پانی کے سوا کچھ نہ تھا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرمایا کوئی ہے جو آج رات اس کی میزبانی کرے۔ ایک انصاری رضی اللہ عنہ اٹھا عرض کی یہ سعادت میں حاصل کروں گا اور نووارد کو اپنے گھر لے گئے بیوی سے کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان ہے اس کی خدمت میں بخل نہ کرنا اس نے کہا بخدا بچوں کے کھانے کے سوا کچھ بھی نہیں انصاری نے کہا بچوں کو بہلا کر سلا دینا آج رات ہم بھوکے گذاریں گے جب کھانا تیار ہوا بچوں کو سلا دیا گیا نیک خاتون رضی اللہ عنہا نے

دیا بجھا دیا دیے کو درست کرنے کے بہانے ایک ہی دستر خوان پر سب بیٹھ گئے میاں بیوی اس طرح ظاہر کرتے رہے کہ وہ کھا رہے ہیں مہمان کو احساس نہ ہونے دیا کہ انہوں نے کھانا نہیں کھایا رات بھوکے گذار دی صبح بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تو حضور ﷺ نے فرمایا فلاں شخص اور اس کی زوجہ نے جو کام کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اسے بہت پسند کیا ہے۔

سورۃ الحشر آیت کریمہ ۹ ایک حصے کی تفسیر کے ضمن میں حضرت محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ واقعہ اپنی تفسیر ضیاء القرآن جلد پنجم ص ۱۷۵ اشاعت ربیع الثانی ۱۴۰۰ھ میں لکھا ہے دیگر اکثر کتب حدیث وسیر میں بھی ہے مولانا محمد ذکریا محدث سہارنپوری کاندھلوی نے بھی بیان کیا ہے آیت کریمہ کا حصہ...... یُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ...... ترجیح دیتے ہیں اپنے آپ پر اگرچہ خود انہیں اسی چیز کی شدید حاجت ہو صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے ایسے بے شمار واقعات ہیں۔

ایثار کا ایک مثالی واقعہ:

حضرت داتا گنج بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مذکورہ آیت کریمہ نمبر ۹ سورۃ الحشر اور اپنی جانوں پر ایثار کرتے ہیں اگرچہ ان پر تنگی ہو کا نزول خاص کر فقراء صحابہ رضی اللہ عنہ اولیا کی شان میں ہے شان نزول اس طرح سے کہ جنگ احد میں خداوند تعالیٰ نے مومنوں کو آزمایا تو انصاری رضی اللہ عنہ کی ایک نیک بخت عورت کہتی ہے کہ میں پانی کی ایک خوارک لے کر باہر نکلی تاکہ کسی اپنے رشتہ دار کو پلاؤں میدان جنگ میں اصحاب بزرگؓ میں سے میں نے ایک کو زخمی دیکھا جو حیاتی کے سانس گن رہا تھا میری طرف اشارہ کیا کہ مجھے پانی دے میں وہ پانی اس کے پاس لے گئی اتنے میں دوسرے نے آواز دی کہ مجھے دے اس نے پانی نہ پیا اور مجھے کہا

کہ اس کے پاس لے جا جب میں اس کے پاس لائی تو ایک اور نے آواز دی کہ مجھے دے اس نے نہ پیا اور کہا کہ اس کے پاس لے جا جب میں اس کے پاس لائی اس نے کہا اس کے پاس لے جا اس طرح سات آدمیوں نے کیا جب ساتویں نے چاہا کہ پانی مجھ سے لے تو جان دے دی میں لوٹی کہ دوسرے کو دوں مگر پچھیوں وہ بھی مر چکے تھے یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (ماخوذ ذکر خیر مصنف حضرت خواجہ محبوب عالم ہاشمی قدس سرہ مزار اقدس سیدا شریف)

سیدنا خالد بن سعید بن عاصیؓ:

ابن سعد اور بیہقی نے محمد بن عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے جناب خالد رضی اللہ عنہ نے خواب میں دیکھا کہ دوزخ کے کنارے کھڑے ہیں ان کا باپ انہیں دوزخ میں دھکا دے رہا ہے اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا ہے کہ آپ اس کے دونوں بازوں کو پکڑے ہوئے گرنے نہیں دیتے اٹھے اور کہا خدا کی قسم یہ خواب سچا ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خواب کی تعبیر یہ بتائی کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے تجھے خیر و برکت نصیب ہوگی پس وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اسلام لے آئے باپ کو معلوم ہوا تو اسے زدوکوب کی اور کہا میں تیری روٹی پانی بند کردوں گا بیٹے نے کہا اگر تو نے میری روزی بند کردی تو یاد رکھ اللہ تعالیٰ مجھ کو روزق عطا فرمائے گا (ذکر خیر الوری صلی اللہ علیہ وسلم المعروف بہ خصائص الکبریٰ مصنف علامہ جلال الدین سیوطی مترجم حضرت خواجہ صدیق احمد سیدوی)

سیدنا ضماد رضی اللہ عنہ کا اسلام لانا:

احمد اور مسلم رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے ضماد رضی اللہ عنہ منتر جنتر اور جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے مکہ معظمہ آئے اور بے وقوف لوگوں سے سنا کہ

محمد ﷺ مجنوں ہیں، معاذ اللہ۔ وہ آپ ﷺ سے ملے اور کہا آیئے مجھ سے علاج کرایئے جناب رسالت مآب ﷺ نے فرمایا ہم سے بھی تو کچھ سنو آپ یوں گوہر افشاں ہوئے انّ...... الحمد الله نحمده ونستعينه ونومن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيّات اعمالنا ...... ضماد کو یہ کلام کھا گئی اور عرض کیا دوبارہ پھر ارشاد فرمایئے آن ذات گرامی ﷺ نے پھر دوبارہ اعادہ فرمایا ضماد نے کہا خدا کی قسم لیکن تو چیزے دیگری اور اسلام پر آپ سے بیعت کر لی۔

(بحوالہ کتاب مذکورہ)

حضرت سیدنا سعد بن الربیع رضی اللہ عنہ

حضرت سعد بن الربیع بن عمر دانصاری خزرجی رضی اللہ عنہ بیعت عقبہ اولیٰ اور بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک رہے یہ کاتب تھے آپ ﷺ کے بے حد شیدائی اور انتہائی جانثار صحابی ہیں ان کی صاحبزادی سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دربار میں حاضر ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے بدن کی چادر اتار کر ان کے لئے بچھا دی اور اس پر بٹھایا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آ گئے اور پوچھا یہ لڑکی کون ہے امیر المومنین نے فرمایا کہ یہ اس شخص کی بیٹی ہے جس نے آپ ﷺ کے زمانہ میں جنت کے اندر اپنا ٹھکانا بنا لیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ کون ہے؟ فرمایا کہ سعد بن الربیع رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں شجاعت کے ساتھ لڑے۔ جنگ اُحد میں بارہ کافروں کو ایک ایک نیزہ مارا اور جسے بھی نیزہ لگتا وہ مر جاتا اور پھر اس غزوہ میں شہید ہوئے۔ حضرت خارجہ بن زید رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک قبر میں دفن ہوئے۔

دنیا میں جنت کی خوشبو:

راوی زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اُحد کے دن حضور اقدس ﷺ نے مجھ کو سعد

بن الربیع رضی اللہ عنہ کی لاش کی تلاش میں بھیجا اور فرمایا اگر وہ زندہ ملیں تو میرا اسلام کہہ دینا چنانچہ حضرت زید رضی اللہ عنہ ان کے پاس پہنچے ابھی کچھ کچھ جان باقی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام پہنچایا تو انہوں نے جواب دیا اور کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا اسلام کہہ دینا اور یہ بھی عرض کر دینا ''میں جنت کی خوشبو اُحد میں سونگھ چکا اور میری قوم انصار سے میرا یہ آخری پیغام دینا اگر تم میں ایک آدمی بھی زندہ رہا اور کفار کا حملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ گیا تو اللہ تعالیٰ کے دربار میں تمہارا کوئی عذر قبول نہ ہوگا اسی دوران روح پرواز کرگئی۔

(ماخوذ ماہنامہ مصلح الدین کراچی جنوری ۲۰۰۵ء (حجۃ اللہ جلد دوم بحوالہ حاکم ، وبیہقی ، اکمال۔ حاشیہ کنز العمال جلد ۱۶، اسد الغابہ جلد دوم)

سیدنا ابو اسید ابن مالک ابن ربیعہ رضی اللہ عنہ

انصاری اور ساعدی ہیں۔ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ آپ سے بہت حضرات نے روایت کی۔ ۶۰ ھ میں وصال فرمایا بعمر ۷۸ سال۔ آخر میں نابینا ہوگئے۔ آپ کے وصال سے زمین بدری صحابہ رضی اللہ عنہ سے خالی ہوگئی۔

(اجمال ترجمہ اکمال)

سیدنا ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ

آپ انصاری خزرجی ہیں۔ کاتب وحی تھے۔ آپ ان چھ صحابہ رضی اللہ عنہ میں سے ہیں جنہوں نے زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں قرآن مجید حفظ کیا اور ان فقہا صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں فتویٰ دیتے تھے، بہترین قاری تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی کنیت ابو المنذر رکھی تھی اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ابو الطفیل

حضور ﷺ نے آپ کو سید الانصار کا خطاب دیا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے سید المسلمین کا۔۱۹ھ میں وفات پائی۔ اجمال ترجمہ اکمال تمام غزوات میں شرکت کی حضور ﷺ نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہے کہ تمہارے ساتھ تلاوت کروں اور تم کو میں قرآن پڑھ کر سناؤں عرض کیا کیا اللہ نے میرا نام لیا ہے فرمایا ہاں نام لیا ہے تو جناب ابی رضی اللہ عنہ نے رونا شروع کیا۔ ایک روایت ہے کہ حضور ﷺ اور ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ دونوں ہی خوشی کے آنسو روئے آپ نے پوچھا کیا تمہیں علم ہے کہ کتاب اللہ میں کون سی آیت عظیم تر ہے ابی رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ ورسولہ اعلم پھر آپ ﷺ نے یہی پوچھا تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا لاالہ الا ھوالحی القیوم......تب بھی ان کی تعریف فرمائی ابی رضی اللہ عنہ کو یہ علم الہام اور اعلام سے ہوا دوسری مرتبہ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک ابی رضی اللہ عنہ کے سینہ پر رکھا تھا۔

حضرت سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ

سیدنا ابو امامہ باھلی رضی اللہ عنہ ابن عجلان اولاً مصر میں پھر حمص میں رہے، آپ شام کے آخری صحابی ہیں، ۹۱ ھ میں وصال فرمایا۔

حضرت سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ

نام خالد ابن زید ہے انصاری خزرجی تمام جنگوں میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے وصال قسطنطنیہ میں ۵۱ ھ میں ہوا جسے اب استنبول کہتے ہیں۔ عوام آپ کی قبر انور کی برکت سے شفا حاصل کرتے ہیں بہت سے حضرات نے آپ سے روایات لیں آپ مدینہ شریف میں جناب رسالت مآب ﷺ کے پہلے میزبان ہیں (اجمال ترجمہ اکمال) شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں جس

وقت بھی رومیوں نے یہ خواہش کی کہ ان کی قبر کی بے حرمتی کریں اور قبر کھولیں تو اتنی بارش ہوتی تھی کہ وہ یہ کام نہ کر سکتے تھے۔

حضرت سیدنا تیم داری رضی اللہ عنہ

ابن اوس ۹ ھ میں اسلام لائے۔ ایک رکعت میں قرآن مجید ختم کرتے تھے، کبھی ایک آیت ساری رات باربار پڑھتے ایک رات تہجد نہ پڑھ سکے تو اس کے کفارہ میں ایک سال تک نہ سوئے پہلے مدینہ شریف میں رہے، بعد شہادت عثمان رضی اللہ عنہ شام چلے گئے وہیں وفات پائی مسجد نبوی شریف میں چراغ سے روشنی آپ نے ہی کی (سب سے پہلے) روشنی دیکھ کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہت خوشی کا اظہار فرمایا۔ (مفہوم)

مدینہ منورہ کے آخری صحابی رضی اللہ عنہ:

سیدنا جابر بن عبداللہ کنیت ابو عبداللہ انصاری اور سلمی ہیں۔ بہت احادیث آپ سے مروی ہیں بعداز وصال جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم شام گئے آخر میں نابینا ہو گئے تھے ۷۴ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ مدینہ شریف صحابی سے خالی ہو گیا۔ (اجمال ترجمہ اکمال)

حضرت سیدنا حارثہ ابن نعمان رضی اللہ عنہ

آپ فضلاء صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں۔ تمام غزدات میں شامل رہے واقعہ ایک بار حارثہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر گذرے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک صاحب اور بھی تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کیا انہوں نے جواب دیا جب وہ صاحب واپس ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے میرے ساتھ والے شخص کو دیکھا تھا

عرض کیا ہاں فرمایا وہ جناب جبریل علیہ السلام تھے آخر میں آپ نابینا ہو گئے تھے۔

(اجمال ترجمہ اکمال)

حضرت سیدنا رافع ابن خدیج رضی اللہ عنہ

کنیت ابوعبداللہ حارثی ہیں، انصاری ہیں۔ غزدہ احد میں آپ کو تیر لگا جناب سیدا الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں قیامت میں تمہارا گواہ ہوں عبدالملک بن مروان کے دور میں زخم ہرا ہوگیا۔ اسی سے وفات ہوئی، ۷۳ھ مدینہ شریف میں ۸۶ سال کی عمر میں۔ ایک خلقت نے آپ سے روایات لیں۔

(اجمال ترجمہ اکمال)

حضرت سیدنا زید ابن ثابت رضی اللہ عنہ

آپ انصاری ہیں، کاتب وحی ہیں۔ ہجرت تا وصال بڑے فقیہہ تھے علم میراث کے امام ہیں قرآن مجید جمع کرنے والی جماعت کے امیر ہیں آپ سے بے شمار حضرات نے روایت لیں، ۴۵ھ میں بعمر ۵۰ سال وصال فرمایا۔ بوقت ہجرت رحمتہ اللعلمین صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عمر صرف گیارہ سال تھی چونکہ عمر کم تھی اسلئے غزوہ بدر میں شامل ہونے کی اجازت نہ ملی صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رضی اللہ عنہم نے ان سے روایات اخذ کی ہیں ارشاد صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تم نوجوان ہو اور دانشمند بھی ہو جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو زید بن ثابت نے ستر سورتیں زبانی سنادیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ تم یہودیوں کی زبان میں سریانی خط وکتابت سیکھو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکتوب لکھتے بھی اور باہر سے آنے والے مکتوب کو بھی سناتے حضرت زید رضی اللہ عنہ چھ فتاوٰے حضرت میں سے تھے۔

حضرت سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ

کنیت ابو عمر وانصاری خزرجی آخر میں کوفہ میں رہے ۶۶ ھ میں وفات پائی۔ آپ کے ذریعے عبداللہ ابن ابی کا نفاق ظاہر ہوا، آپ ہی کی تصدیق میں سورۃ منافقون نازل ہوئی۔

حضرت سیدنا زید ابن حارثہ رضی اللہ عنہ

کنیت ابو اسامہؓ۔ آپ کی والدہ سعدہ بنت ثعلبہ آپ کو لے کر اپنی قوم کی طرف چلیں راستے میں زبردستی چھین لئے گئے اور غلام بنا کر عکاز بازار میں لایا گیا حکیم ابن حزام رضی اللہ عنہ نے اپنی پھوپھی خدیجہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد کے لئے خرید لیا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا زید رضی اللہ عنہ کے والد اور چچا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے عرض کیا ہمارا بیٹا ہمیں دے دو فرمایا'' زید رضی اللہ عنہ کو اختیار ہے چاہے میرے پاس رہے چاہے آپ کے ساتھ جائے زید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں تو آپ ہی کے پاس رہوں گا فرمایا میں نے زید رضی اللہ عنہ کو اپنا بیٹا بنا لیا'' آپ کو زید بن محمد کہا جانے لگا۔ پہلے اُم ایمنؓ سے نکاح کیا جن سے اُسامہؓ پیدا ہوئے پھر زینب بنت جحش سے نکاح ہوا۔ قرآن مجید میں صرف آپ ہی کا نام آیا ہے اور کسی صحابی کا نہیں ۸ ہجری میں غزوہ موتہ میں شہید ہوئے عمر ۵۵ سال۔

حضرت سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ

انصاری اشہلی اوسی ہیں سید الانصار کے لقب سے نوازے گئے اپنی قوم کے سردار تھے بدر و احد میں شریک ہوئے۔ خندق میں آپ کے شانہ پر تیر لگا خون

نہ رکا ایک ماہ بعد وفات ہوگئی بعمر ے ۳۷ سال۔ حضور ﷺ نے فرمایا ستر ہزار ملائکہ نے ان کے جنازہ میں شرکت کی تھی۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! آپ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ خوشخبری دے دیں کہ آسمانوں کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں ان کا استقبال کریں ان کے وصال پر اللہ تعالیٰ کا عرش بھی حرکت میں آ گیا غزوہ خندق میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی رگ اکحل پر تیر لگا تھا جناب شفیع معظم ﷺ نے فرمایا اکحل ایک رگ ہے جو کہنی کی جوڑ میں ہوتی ہے۔ اگر وہ کٹ جائے تو سارے جسم کا خون نکل جاتا ہے یہی رگ عرق الحیاۃ کہلاتی ہے۔ بخاری شریف میں ہے سیدہ صدیقہ کائنات رضی اللہ عنہا راوی ہیں، سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے دعا کی یا اللہ میں اس قوم کے خلاف جہاد کو محبوب سمجھتا ہوں جس نے تیرے محبوب ﷺ کو جھٹلایا اس کے ساتھ جہاد کو۔ مجھے ضرور زندہ رکھ اگر آئندہ جنگ نہیں ہے تو مجھے موت دے (مفہوم دعا) دعا قبول ہوئی، حضور ﷺ نے بنو قریظہ کا فیصلہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے سپرد فرمایا، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ ان کے مرد قتل کئے جائیں، بچوں اور عورتوں کو غلام بنایا جائے اور ان کے اموال مسلمانوں میں تقسیم کر دیئے جائیں حضور ﷺ نے فرمایا اے سعد! تم نے وہ حکم دیا ہے جو رب تعالیٰ نے تجھے حکم دینے کا فرمایا ہے۔ حکم کی تعمیل کی گئی، سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کا زخم پھر کھل گیا شہید ہوگئے، بوقت شہادت حضور نبی الانبیاء ﷺ ان کے سرہانے موجود تھے۔ سعد رضی اللہ عنہ کا سر اپنے زانوئے اقدس پر رکھا ہوا تھا فرمایا اے خدا سعد کو اپنے رحمتوں سے ڈھانپ سعد رضی اللہ عنہ نے یہ آواز سن کر آنکھیں کھولیں اور عرض کیا السلام علیکم یا رسول اللہ ﷺ! جنازہ بہت ہلکا تھا، کیونکہ فرشتوں نے اٹھایا ہوا تھا حالانکہ جسم بڑا بھاری تھا۔ حدیث میں ہے اس نیک بندے پر قبر نے تنگی کی اس کے بعد فراخ ہوئی حدیث میں ہے حضور ﷺ کی خدمت میں حریر کا جوڑا پیش کیا گیا فرمایا "جنت میں

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا رومال اس سے اچھا اور نرم ہے قبر کی مٹی مشک اذخر بن گئی۔ (مدارج النبوۃ ج دوم) حدیث شریف کی تمام کتب میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا ذکر جمیل درج ہے۔

حضرت سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ

کنیت ابو ثابت انصاری ساعدی خزرجی بارہ نقیبوں میں آپ بھی تھے۔ انصار کے سردار تھے۔١٥ھ میں شام کے علاقہ میں وفات ہوئی۔ غسل خانہ میں مردہ پائے گئے لوگوں کو وفات کا علم نہ ہوا، کسی غیبی آواز نے لوگوں کو آپ کی وفات کی خبر دی کہا جاتا ہے کہ آپ کو جنات نے قتل کیا اور انہوں نے ہی خبر دی۔

حضرت سیدنا اسلم رضی اللہ عنہ

آپ شہدائے خیبر میں سے ہیں میدان خیبر ہی میں اسلام لائے اسی روز خلعت شہادت سے مشرف ہوئے ان کی لاش خیمہ میں رکھی گئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے تو جھٹ لوٹ آئے فرمایا اس کے پاس تو اس کی بہشتی بیوی از قسم حور بیٹھی ہے۔ (رحمۃ اللعالمین جلد دوم)

حضرت سیدنا عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ

شہدائے بیئر معونہ میں سے ہیں۔ اس عنوان کے تحت ان کا ذکر خیر کیا ہے قوم ازد سے تھے روشن دل اور قدیم الاسلام تھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خرید کر آزاد کیا تھا عامر بن طفیل ان کے قاتل کا بیان ہے کہ جب ان کے تیرہ مارا تو ان کے جسم سے ایک نور ساطع ہوا قاتل یہ کرامت دیکھ کر مسلمان ہو گیا ان کی لاش مقتل میں نہ ملی تھی۔

حضرت سیدنا صہیب ابن سنان رضی اللہ عنہ

عبداللہ جدعان کے آزاد کردہ۔ تیمی کنیت ابو یحییٰ وطن موصل کے علاقہ میں ردمیوں نے انہیں اپنا غلام بنا لیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور عمار ابن یاسر رضی اللہ عنہ ایک ہی دن مکہ شریف میں ایمان لائے اسلام لانے پر آپ کو سخت ایذائیں دی گئیں آپ کے متعلق آیت کریمہ نازل ہوئی ومن الناس من یشتری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ۔ بعمر ۹۰ سال مدینہ شریف میں وصال فرمایا۔ (جمال ترجمہ اکمال)

حضرت سیدنا عبداللہ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ

اسلمی ہیں۔ کوفہ چلے گئے۔ آپ کوفہ کے آخری صحابی ہیں۔ ۸۷ سال کی عمر میں وفات پائی۔

حضرت سیدنا عبداللہ ابن جحش رضی اللہ عنہ

اسدی ہیں۔ ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا کے بھائی ہیں۔ دو ہجرتیں کیں مقبول الدعا تھے، غزوہ احد میں شہید ہوئے۔ سید الشہداء سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک قبر میں دفن ہوئے۔

حضرت سیدنا عبداللہ ابن جعفر رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سیدنا جعفر بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کے فرزند ہیں۔ والدہ بی بی اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا، حبشہ میں ولادت ہوئی۔ بعمر ۹۰ سال ۸۰ھ میں مدینہ شریف میں وصال فرمایا بڑے سخی تھے، لقب بحر الجود تھا۔

حضرت سیدنا عبداللہ ابن حنظلہ رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ انصاری ہیں۔ والد ماجد غسیل الملائکہ ہیں۔ یزید کے مقابل اہل مدینہ نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ فتنہ حرہ میں آپ شہید کیے گئے، ۶۳ ھ میں۔

حضرت سیدنا عبداللہ ابن سلام رضی اللہ عنہ

کنیت ابو یوسف اسرائیلی ہیں۔ سیدنا یوسف علیہ اسلام کی اولاد سے ہیں چوٹی کے عالم تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنتی ہونے کی شہادت دی ۴۳ ھ میں مدینہ شریف میں فوت ہوئے بے شمار فضائل والے ہیں بے شمار آیات آپ کی شان میں ہیں۔

حضرت سیدنا عبداللہ ابن عامر رضی اللہ عنہ

آپ قریش میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ماموں زاد ہیں ولادت کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اپنا لعاب دہن لگایا اور دعا فرمائی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت آپ تیرہ سال کے تھے بصرہ اور خراسان کے حاکم رہے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں مستعفی ہوگئے بڑے ہی سخی تھے۔ خراسان کے فاتح آپ ہی ہیں۔ انہی کی ولایت میں کسریٰ قتل کیا گیا، آپ ہی نے نہر بصرہ کھدائی۔ فارس، خراسان اور اصفہان فتح کیے۔ ۵۹ ھ میں وصال فرمایا۔

حضرت سیدنا عروہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ

صلح حدیبیہ میں آپ کفار کی طرف سے آئے تھے اور خود کافر تھے۔ ۹ ھ میں ایمان لائے، آپ کے نکاح میں بہت سی عورتیں تھیں، چار رکھ لیں اور باقی کو

علیحدہ کر دیا، اپنی قوم کو دعوت اسلام دی، فجر کے وقت اپنے گھر کی چھت پر چڑھ گئے وہاں اذان دی کلمہ شہادت بلند آواز سے پڑھا ایک ثقفی نے آپ کو وہاں ہی تیر مارا جس سے آپ شہید ہو گئے۔ جب اس کی خبر جناب سید المرسلین ﷺ کو ہوئی تو فرمایا عروہ سورۃ یٰسین والے کے مثل میں کہ انہوں نے اپنے قوم کو رب کی طرف بلایا تھا اور قوم نے انہیں اس وجہ سے شہید کر دیا تھا۔ بمطابق ایک روایت تیروں کی بوچھاڑ کر دی۔ حضور ﷺ نے ان کے اسلام لانے اور اپنی قوم کی طرف جانے پر مطلع فرما دیا تھا کہ آپ کی قوم آپ کو شہید کر دے گی۔ مفہوم عبارت۔

(مدارج النبوۃ جلد دوم)

حضرت سیدنا وائل ابن حجر رضی اللہ عنہ

آپ حضرموت کے سرداروں میں سے ہیں۔ آپ کے والد وہاں کے بادشاہ تھے وائل رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں وفد لے کر حاضر ہوئے آپ نے آپ کی آمد سے پہلے خبر دے دی کہ وائل ابن حجر دور دراز زمین حضرت موت سے بخوشی اللہ رسول اللہ ﷺ کی طرف آ رہے ہیں جب آپ حضور انور علیہ السلام کے پاس پہنچے تو آپ نے مرحبا فرمایا ان کے واسطے اپنی چادر مبارک بچھا دی اور اس پر انہیں بٹھایا اور دعا کی کہ الٰہی وائل ان کی اولاد، اولاد کی اولاد، ان کی اولاد میں برکت عطا فرما دے اور حضرموت کے قبیلوں کا سردار بنا۔ آپ کے صاحبزادے عبدالجبارؓ اور علقمہؓ ان سے روایات لیتے ہیں۔ (اجمال ترجمہ اکمال)

حضرت سیدنا غالب بن عبداللہ لیثی رضی اللہ عنہ

فتح مکہ معظمہ میں آپ ﷺ کے ہمرکاب تھے اور آپ نے ان کو مکہ مکرمہ

کے راستوں کی درستی اور کفار کے حالات کی جاسوسی کے کام پر مامور فرمایا ساٹھ سواروں کا افسر بنا کر مقام کدید میں بنی الملوح سے جنگ کیلئے بھیجا بنی مرہ کی سرکوبی کیلئے فدک بھی بھیجا، وہیں شہادت ہوئی بمطابق ابن الکلبی بحوالہ اسد الغابہ جلد چہارم۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ دور فاروقی میں جنگ قادسیہ میں خوب خوب کفار سے لڑے۔ ہرمزان انہی کے ہاتھ سے مارا گیا۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں ابن زیاد نے انہیں خراسان کا حاکم بنایا۔ (اصابہ ج ۵)

خشک نالہ میں ناگہاں سیلاب:

حضرت جندب بن مکیث جہنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جہاد کیلئے بھیجا بمقام کدید کامیابی کے بعد واپسی لوٹنے لگے ابھی ہم کچھ دور ہی چلے تھے کہ بنوالحلوح کے تمام قبائل کا ایک بڑا لشکر جمع ہو کر ہمارے تعاقب میں آ گیا ہم لوگ ایک نالے کے پار آ گئے جو کہ بالکل خشک تھا کفار جب نالے کے پاس آئے تو بارش کے بغیر نالہ اچانک پانی سی بھر گیا پانی کا بہاؤ بہت تیز تھا پار کرنا دشوار تھا، چنانچہ لشکر کفار آگے نہ آ سکا ہم اطمینان کے ساتھ مدینہ شریف پہنچ گئے حضرت غالب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی بدولت تمام اصحاب رضی اللہ عنہ بچ گئے۔

(بحوالہ ماہنامہ امین الاسلام جون ۲۰۰۵ء)

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ

آپ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص خدام میں سے ہیں انصاری اور خزرجی ہیں، خدمت اقدس حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں دس سال رہے ان کی والدہ ماجدہ انہیں خدمت اقدس میں لے کر حاضر ہوئی تھیں جملہ غزوات اور سفر و حضر میں

آپ ﷺ کے ساتھ رہے وصال بصرہ میں ہوا یہ بصرہ کے آخری صحابی ہیں مختار دوعالم ﷺ نے دعا فرمائی تھی بابت داخلہ جنت انگوروں کا باغ سال میں دوبار پھل دیتا۔ ۱۰۶ بچے ان کی صلب سے پیدا ہوئے سترلڑکے اور ۳۶ لڑکیاں۔

آپ نے ۲۲۸۶ احادیث کی روایت فرمائی۔ آپ کے فرزندوںؓ اور پوتوںؓ سے بھی روایات بے شمار حضرات نے لیں بوقت وصال ان کی اولاد کے ۱۲۰ افراد ان کے گرد جمع تھے، محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے غسل دیا تھا، حضور انور ﷺ کی دعا کا اثر تھا کہ حجاج ظالم پر ہمیشہ آپ کا غلبہ رہا۔ (بحوالہ مدارج النبوۃ جلد دوم)

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

آپ بھی خاص خدام میں سے ہیں یہ سابق الاسلام ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی نعلین مبارک مسواک تکیہ وعصا شریف بچھونا ان کی سپردگی میں ہوتا تھا (سفر میں) اسلام کے چھٹے ہیں صاحب اسرار تھے تمام غزوات میں شریک ہوئے جناب رحمۃ اللعالمین ﷺ نے آپ کے جنتی ہونے کی گواہی دی اور فرمایا میں اپنے امت کیلئے وہ چیز پسند کرتا ہوں جو ابن مسعود پسند کریں۔ اخلاق وعادات طور طریقہ میں آپ ﷺ سے بہت ملتے جلتے تھے دبلے دراز قد گندمی رنگ تھے کوفہ کے حاکم رہے ۳۲ ہجری میں بعمر ۶۰ سال وصال فرمایا۔ خلفائے راشدینؓ نے آپ سے احادیث لیں بڑے فقیہہ تھے۔

(مدارج النبوۃ جلد دوم اجمال ترجمہ اکمال)

حضرت سیدنا عاصم ابن ثابت رضی اللہ عنہ

کنیت ابو سلیمان انصاری بدری بنی لحیان نے آپ کو قتل کر کے سر کاٹ

لیا تو لاش کی حفاظت شہد کی مکھیوں نے کی عاصم ابن عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہما کے نانا ہیں کفار نے تیروں سے عاصم رضی اللہ عنہ سمیت سات صحابہ رضی اللہ عنہم کو شہید کیا تھا۔ پورا واقعہ بخاری شریف میں ہے اور الراقم بعنوان ستر قراء کی شہادت پہلے لکھ چکا ہے۔

حضرت سیدنا عکاشہ ابن محصن رضی اللہ عنہ

آپ اسدی ہیں، تمام غزوات میں شریک ہوئے، بدر میں آپ کی تلوار ٹوٹ گئی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو کھجور کی چھڑی دے دی، یہ آپ کے ہاتھ میں تلوار بن گئی، افضل صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں ۵۴ سال عمر پائی۔ کئی حضرات نے آپ سے احادیث لیں، آپ کے عجیب وغریب واقعات مشہور ہیں، حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ بلا حساب جنت میں جائیں گے۔ (اجمال ترجمہ اکمال)

حضرت سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ

نام جندب ابن جنادہ۔ عظیم الشان صحابی۔ ہجرت سے پہلے مکہ میں آکر ایمان لائے۔ پانچویں مومن ہیں پھر اپنی قوم میں واپس گئے۔ غزوہ خندق کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے خلافت عثمانی میں ربذہ میں رہے وصال ۳۲ھ۔ بقول علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ابوذرؓ ایسے آدمی تھے کہ ہر اس چیز کا علم یاد رکھتے تھے جس پر لوگ عاجز ہو جاتے تھے۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں شکایت لکھ کر ارسال کی سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو شام سے بلالیا موضع ربذہ میں بھیجا، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کوفہ سے آئے تھے، نماز جنازہ پڑھائی، ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ اور بھی بہت آدمی تھے۔

حدیث شریف میں ہے کہ آسمان نے کبھی ایسے شخص پر سایہ نہ کیا جو

ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے زیادہ سچا اور راست گو ہو۔ عبادت میں ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ برابری رکھنے والے تھے، اگر کوئی عیسیٰ علیہ السلام سے نیکی زہد وریاضت وعبادت میں زیادہ مشابہت رکھنے والے لوگوں کو دیکھے تو اسے چاہئے کہ وہ ابوذر رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے جب نزع کی حالت طاری تھی تو ان کی والدہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے وجہ پوچھی کہا ہم ویران زمیں میں ہے کفن کے لئے کپڑا ابھی نہیں ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہیں خوشی کی خبر دیتا ہوں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنی تھی آپ نے ایک جماعت کو فرمایا اس میں میں بھی شامل تھا کہ تم میں سے ایک آدمی کا وصال بیابان میں ہوگا وہاں ایک جماعت اہل اسلام کی پہنچ جائے گی پس وہ سب اپنی اپنی قوم میں فوت ہوئے لہٰذا بخدا وہ آدمی میں ہوں فرمایا جاکر راستہ دیکھو بیوی نے ٹیلے پر کھڑے ہوکر دیکھا ایک جماعت آتی ہوئی نظر آئی بیوی جماعت کے پاس گئی حال بتایا پس آپؓ فوت ہوئے حضراتؓ نے غسل دیا۔ تجہیز وتکفین فرمائی۔

حضرت سیدنا ذوالیدین رضی اللہ عنہ

نام خرباق ابن ساریہ حجازی ہیں۔ صحابی ہیں۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں ایک بار سہو ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے اس کی اطلاع عرض کی تھی حدیث ذوالیدین مشہور ہے۔

حضرت سیدنا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ

آپ مدنی ہیں اشہلی ہیں تبوک کے سوا تمام غزوات میں شریک ہوئے نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو خود پیچھے چھوڑ کر گئے تھے فضلا صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے

صحابہ رضی اللہ عنہ میں یہ اولین تھے جن کا نام محمد رکھا گیا ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق انہوں نے گوشہ نشینی اختیار فرمائی تھی جمل اور صفین میں شمولیت نہ کی تھی جنگ جمل وصفین کی وقت خانہ نشینی اختیار کرنے والے حضرات میں سعد بن ابی وقاص، عبداللہ بن عمر، محمد بن مسلمہ، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاسبانی اُحد کے روز کی تھی۔(مدارج النبوۃ جلد دوم)

حضرت سیدنا ذکوان بن عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ

حدیث مبارک:

بحوالہ اصابہ احد کے روز فرمایا جو شخص خواہش کرتا ہے کہ وہ اس شخص کو دیکھے جس کے پاؤں تلے جنت کے سبزہ زار روندے جارہے ہیں وہ ذکوان بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے ذکوان رضی اللہ عنہ بیعت عقبہ اولیٰ اور ثانیہ میں شامل تھے۔ازاں بعد مکہ شریف میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہنے لگے اسلئے یہ مہاجر بھی اور انصاری بھی ہیں۔ اُحد میں شہادت سے مشرف ہوئے۔(مدارج النبوۃ جلد دوم)

حضرت سیدنا عباد بن بشر رضی اللہ عنہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاسبانوں میں سے ہیں نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی "اللھم ارحم عباد" کعب بن اشرف یہودی کو قتل کرنے والوں میں یہ بھی تھے جن دو صحابہ رضی اللہ عنہما کی لاٹھیاں روشنی دینے لگی تھیں ان دو میں سے ایک آپؓ ہیں۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمٰن بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ان سے روایت اخذ کی ہے۔ جنگ یمامہ میں شہادت سے سرفراز ہوئے۔۵۵ برس کی عمر پائی۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتبوں میں ایک عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ بھی ہیں عام الفتح میں مسلمان ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مراسلات کی کتابت کرتے تھے اس قدر صاحب مزاج واسرار شناس تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے فلاں کی جانب خط لکھو لیکن یہ نہ فرماتے کہ یہ لکھو جب لکھ کر خدمت اقدس میں پیش کرتے تو آپ پڑھے بغیر اپنی مہر ثبت فرما دیتے تھے حضرات شیخین کے لئے بھی کتابت کرتے رہے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وظیفہ بیت المال سے مقرر فرمایا لیکن انہوں نے منظور نہ کیا کہ وہ فی سبیل اللہ کام کرتے ہیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے تیس ہزار درہم یا تیس لاکھ درہم کا انعام بھی عطا فرمایا تھا لیکن حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ نے منظور نہ فرمایا۔

حضرت سیدنا دحیہ بن خلیفہ کلبی رضی اللہ عنہ

قبیلہ بنی کلب سے ہیں، مشہور صحابی ہیں، اُحد اور بعد میں تمام غزوات میں شامل ہوئے ہیں۔ قیصر کے پاس تبلیغ کے لئے بھیجا گیا۔ حضرت جبریل علیہ السلام انہی کی شکل میں آیا کرتے تھے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں شام میں رہے۔ (اجمال ترجمہ اکمال)

سیدنا خارجہ بن زید بن ابوزہیر خزرجی رضی اللہ عنہ

آپ بدری ہیں انکی دختر حبیبہ رضی اللہ عنہا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھیں۔ ان کے فرزند زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ کا بعد الموت تکلم کرنا روایات میں ہے۔

خارجہ رضی اللہ عنہ کے جسم پر دس سے زائد زخم تھے۔ مواخات میں جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بھائی تھے، یہ شہدائے اُحد میں سے ہیں۔

(رحمۃ اللعالمین جلد دوم ص ۲۱۹)

حضرت سیدنا ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ

آپ مدنی انصاری خزرجی ہیں۔ کنیت ابو محمد تھی۔ انیس بھی رحمت عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی خوشخبری دی تھی۔ یہ خطیب الانصار تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خطیب بھی پکارے جاتے تھے۔ جنگ یمامہ میں شہادت پائی۔

جس وقت آیت کریمہ...... یا یھا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق النبی...... کا نزول ہو، ایہ اپنے گھر میں بیٹھ گئے، کیونکہ یہ بلند آواز والے تھے تاکہ اعمال ضائع نہ ہو جائیں حضور نور علیٰ نور صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی بھیجا یہ سر جھکائے بیٹھے تھے دوبارہ آدمی بھیجا اور فرمایا جا کر بتاؤ ثابت ان لوگوں میں نہیں ہیں اور بشارت دو کہ وہ خیر کے ساتھ زندہ ہیں گے اور خیر کے ساتھ رحلت ہوگی۔

پھر آیت کریمہ...... ان اللہ لا یحبّ کل مختال فخور...... کے نزول پر بھی آپ گھر میں بیٹھ گئے اور حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے قاصد سے کہا کہ مجھے ڈر ہے میں مذکورہ آیت میں شمار نہ کرلیا جاؤں پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ان میں سے نہیں ہو تمہاری زندگی محمود ہے تم جنت میں جاؤ گے۔

عجیب وغریب حکایت جو کہ بالکل درست ہے:

جو امام طبری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جنگ یمامہ کے دن حضرت قیس بن ثابت رضی اللہ عنہ ایک خوبصورت زرہ پہنے ہوئے تھے۔ شہادت

پر قریب سے گذرنے والے مسلمان نے وہ زرّہ اتار لی۔ حضرت قیس رضی اللہ عنہ ایک فوجی کے پاس خواب میں آکر کہنے لگے میں جب شہید ہوا تو فلاں آدمی نے میری زرّہ اتار لی، فلاں گوشہ میں فلاں مقام پر اس کا مکان ہے وہ ایک خاص قسم کا گھوڑا رکھتا اس نے میری زرّہ پر ایک دیگ رکھی ہے، اس کے اوپر ایک اور دیگ ہے تم خالد رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر کہنا کہ وہ زرّہ اس شخص سے حاصل کریں اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہنا وہ اس زرّہ کو فروخت کر دیں اور اس کی قیمت سے میرا وہ قرضہ اتار دیں جو مجھ پر واجب الادا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ رقم غرباء میں تقسیم کر دیں اور میرا فلاں فلاں غلام آزاد کر دیں۔

وہ شخص بیدار ہو کر سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بیان کیا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے زرّہ منگوالی یہی خواب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا گیا انہوں نے خواب میں کی گئی وصیت پر عمل کا حکم دیا۔ (مدارج النبوۃ جلد دوم) ''عالم برزخ'' میں بھی یہ واقعہ قاری محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند نے تفصیلاً لکھا ہے۔

حضرت سیدنا انس بن نضر نجاری رضی اللہ عنہ

جناب انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے چچا ہیں۔ اسّی سے زائد زخم تیر، تلوار، نیزہ کے تھے۔ شہدائے اُحد میں سے ہیں۔ ان کی شان میں آیت قرآنی نازل ہوئی۔ اُحد میں تلوار لے کر آگے بڑھے جبکہ نہایت تکلیف دِہ منظر تھا۔ راہ میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا دیکھو یہ بہشت ہے، بخدا مجھے اس کی خوشبو آ رہی ہے، کئی کافروں کو قتل کرتے ہوئے شہید ہوئے۔

اسمائے گرامی اصحاب البدر رضی اللہ عنہم

جو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بخاری شریف میں ایک مقام پر چوالیس حضرات رضی اللہ عنہم کے نام ذکر کئے ہیں۔ ان کے علاوہ کچھ حضرات رضی اللہ عنہم کے نام متفرق مقامات پر ذکر کئے ان ناموں کی برکت سے دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ یہ نام حروفِ تہجی کی ترتیب سے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے ناموں کے سوا۔

نوٹ: خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کا تفصیلی حال ذکر خیر (۳) میں لکھا ہے۔ (لازماً مطالعہ فرمائیے، حصہ اوّل، دوم، سوم، چہارم صفحات ۱۱۰۰)۔

۱) سیدنا عبداللہ بن عثمان ابوبکر صدیق قرشی رضی اللہ عنہ۔

۲) سیدنا عمر ابن خطاب عدوی رضی اللہ عنہ۔

۳) سیدنا عثمان بن عفان قرشی رضی اللہ عنہ۔ آپ رضی اللہ عنہ کے لئے مدینہ منورہ میں آپ کا گھر بدر کا میدان بنایا گیا۔ (قابلِ توجہ)

۴) سیدنا علی بن ابی طالب ہاشمی رضی اللہ عنہ۔

۵) سیدنا ایاس بن بکیر رضی اللہ عنہ دار ارقم میں ایمان لائے ۳۴ھ میں فوت ہوئے۔

۶) سیدنا بلال ابن رباح رضی اللہ عنہ فتح مکہ شریف کے دن کعبہ شریف کی چھت پر آپ رضی اللہ عنہ ہی نے اذان دی۔ دمشق میں وصال ہوا۔ مزید حال ذکر خیر (۲) میں دیکھئے۔

۷) سیدنا حمزہ بن عبد المطلب ہاشمی رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چچا اور رضائی بھائی آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت آمنہ طاہرہ سلامُ اللہ علیہا کی بہن

تھیں۔ فرشتوں کو دیکھا گیا کہ آپ رضی اللہ عنہ کی میت کو غسل دے رہے ہیں۔ ان کا ذکر الراقم نے ذکرِ خیر (۲) میں لکھا ہے۔

۸) سیدنا حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ۔

۹) سیدنا ابو حذیفہ بن عقبہ قرشی رضی اللہ عنہ۔ غزوہ یمامہ میں بعمر ۵۳ سال شہید ہوئے۔

۱۰) سیدنا حارثہ بن ربیع رضی اللہ عنہ انصاری بدر میں شہید ہوئے۔

۱۱) سیدنا حارثہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ یہ جنگ میں اونچی جگہ بیٹھ کر دشمن کی نگرانی فرماتے تھے۔ اور اسلامی فوج کو مطلع فرماتے تھے۔

۱۲) سیدنا خبیب بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ کفار نے مکہ معظّمہ میں انہیں سولی دی۔ آپ پہلے سولی یافتہ ہیں آپ کا سلام حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پہنچایا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ شعر ہیں:

لے سجناں میں توڑ نبھائی جاں دتی راہ تیرے
حشر دیہاڑے شرماں تینوں رکھ لئیں پردے میرے
مردے ویلے یار نہ ڈٹھا ایہہ افسوس دوہیرا
چنگا سجناںؑ کدی کریں گا قبر میرے وَل پھیرا

الراقم نے ان کی شہادت کا حال اسی کتابچہ (5/3) میں تفصیلاً عرض کیا ہے۔ (ابتدائی صفحات پر)

۱۳) سیدنا خُنیس بن حذافہ رضی اللہ عنہ آپ ام المومنین حفصہ بنت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پہلے خاوند ہیں، احد میں زخمی ہوئے مدینہ منورہ میں آ کر

اسی زخم سے وفات پائی پہلے حبشہ پھر مدینہ شریف کے مہاجر بنے۔ ان کی وفات کے بعد سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا ام المومنین کے شرف میں آئیں۔

۱۴) سیدنا رُفاعہ بن رافع انصاری رضی اللہ عنہما۔ باپ بیٹا دونوں صحابی رضی اللہ عنہ ہیں۔ جنگ جمل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔

۱۵) سیدنا رُفاعہ بن عبد المنذر ر ابولبابہ انصاری رضی اللہ عنہ۔ ستون ابولبابہ ریاض الجنہ میں انہی کی یاد میں ہے۔

۱۶) سیدنا زبیر بن العوام قرشی رضی اللہ عنہ۔ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں ان کا ذکر جمیل الراقم نے ذکر خیر 3/3 میں لکھا ہے۔ وادی سباع میں دفن ہوئے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پھوپھی زاد بھائی ہیں اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے داماد۔ وادی سباع سے میت بصرہ پہنچائی گئی۔ بمطابق حدیث شریف آپ رضی اللہ عنہ کا قاتل دوزخی ہے۔

۱۷) سیدنا زید بن سہل ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ۔

۱۸) سیدنا ابو زید انصاری رضی اللہ عنہ حافظِ قرآن اور جامعِ قرآن۔

۱۹) سیدنا سعد بن مالک زہری رضی اللہ عنہ۔ آپ رضی اللہ عنہ ہی کو سعد بن ابی وقاص کہا جاتا ہے عشرہ مبشرہ میں سے ہیں آپ رضی اللہ عنہ ہی کو فرمایا گیا ''اے سعد تجھ پر میرے ماں باپ قربان'' (حدیث) سبحان اللہ! کیسی عظمت اور کیسا ربط واُنس!

۲۰) سیدنا سعد بن خولہ قرشی رضی اللہ عنہ۔ حجۃ الوداع میں مکہ معظمہ میں وفات پائی۔

۲۱) سیدنا سعید بن زید بن عمرو بن نُفیل قرشی رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بہنوئی ہیں۔ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ نوٹ: الراقم

نے عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر حسین ذکر خیر (۳) میں لکھا ہے۔

۲۲) سیدنا سہل بن حنیف انصاری رضی اللہ عنہ حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ نے آپ کو مدینہ منورہ کا حاکم بنایا پھر فارس کا کوفہ میں وصال فرمایا حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

۲۳) سیدنا ظہیر ابن رافع انصاری رضی اللہ عنہ بیعت عقبہ ثانیہ میں حاضر تھے۔

۲۴) سیدنا مظہر ابن رافع رضی اللہ عنہ سیدنا ظہیر رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں۔

۲۵) سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آپ کے فضائل بے شمار ہیں۔ جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ الراقم نے دیگر مقام پر ان کا حال لکھا ہے۔

۲۶) سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف زہری رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں، آپ کے پیچھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نماز فجر کی ایک رکعت پڑھی ہے، احد میں بیس سے زیادہ زخم کھائے۔

۲۷) سیدنا عبیدہ بن حارث قرشی رضی اللہ عنہ بدر میں شہید ہوئے۔

۲۸) سیدنا عبادہ ابن صامت انصاری رضی اللہ عنہ بیت المقدس میں بعمر ۸۲ سال وفات پائی دونوں بیعت عقبہ میں حاضر تھے۔

۲۹) سیدنا عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ قدیم الاسلام ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے آخری دور میں وفات پائی۔

۳۰) سیدنا عقبہ بن عمرو الانصاری رضی اللہ عنہ بعض نے فرمایا آپ رضی اللہ عنہ کا گھر بدر میں تھا۔

۳۱) سیدنا عامر بن ربیعہ عنزی رضی اللہ عنہ عنزہ آپ رضی اللہ عنہ کے خاندان کے مورثِ اعلیٰ کا نام ہے صاحبِ ہجرتین ہیں ۳۲ھ میں وفات پائی۔

۳۲) سیدنا عاصم بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ غزوہ رجیع میں جب کفار نے آپ کا سر کاٹنا چاہا تو اللہ نے آپ کی لاش کی حفاظت کے لئے شہد کی مکھیاں لاش پر بھیج دیں مشرکین لاش تک نہ پہنچ سکے پھر لاش مبارک کو سیلاب بہا کر لے گیا۔ بنولحیان نے آپ کو شہید کیا تھا۔

۳۳) سیدنا عُوَیم بن ساعد الانصاری رضی اللہ عنہ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔

۳۴) سیدنا عِتبان بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ بدر میں حاضر تھے اگرچہ نابینا تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا تھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام میرے گھر تشریف لا کر ایک گوشہ میں دو رکعت نماز ادا فرمالیں۔ تاکہ میں وہاں نماز پڑھا کروں وہ جگہ مسجد خانہ بنالوں۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول فرمالیا تھا۔

۳۵) قُدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔

۳۶) سیدنا قتادہ بن نعمان انصاری رضی اللہ عنہ ۲۳ھ میں وصال پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

۳۷) سیدنا معاذ بن عمرو بن جموع رضی اللہ عنہ بیعت عقبہ اور تمام غزوات میں حاضر تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے معاذ ابن عفراء رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل کر ابوجہل کو قتل کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کا پاؤں کاٹ کر زمین پر گرایا عکرمہ بن ابو جہل نے آپ رضی اللہ عنہ ہی کا ہاتھ کاٹ دیا۔ جو بعد میں حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لعاب مبارک سے جوڑ دیا۔

۳۸) سیدنا مُعَوِّذ بن عفراء رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ عنہ معاذ رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں عفراء آپ رضی اللہ عنہ کی ماں کا نام ہے جب ابوجہل زمین پر گر گیا تو اس کی گردن آپ رضی اللہ عنہ نے کاٹی۔ پھر وہ سسک رہا تھا، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کا

سرتن سے جدا کیا۔ ابو جہل کے قتل میں یہ تین صحابہ رضی اللہ عنہم شریک ہوئے۔

۳۹) سیدنا عوف رضی اللہ عنہ یہ معوذ رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں جو بدر میں شہید ہوئے۔

۴۰) سیدنا مالک بن ربیع ابو سعید اُسید انصاری رضی اللہ عنہ یہ بھی معاذ رضی اللہ عنہ اور مُعوَّذ رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں ان تینوں کی ماں عفراء ہیں۔ ۶۰ھ میں وفات پائی بعمر ۷۷ سال۔ آخر میں نابینا ہو گئے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی وفات سے زمین اہل بدر صحابہ رضی اللہ عنہم سے خالی ہو گئی۔

۴۱) سیدنا مِسطح بن اُثاثہ رضی اللہ عنہ نام عوف ہے۔ مسطح لقب ہے۔ تمام غزوات میں حاضر رہے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی تہمت میں آپ بھی شریک ہوئے تھے۔ تہمت کی سزا اسی ۸۰ کوڑے لگوائے گئے۔ جب آپ کا وظیفہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بند فرما دیا۔ تب سورۃ احزاب کی آیت...... ولا یاتل اولوا الفضل...... الخ نازل ہوئی تب وظیفہ جاری فرما دیا۔ اس آیت میں صدیقہ اکبر رضی اللہ عنہ کو...... اولو الفضل ...... یعنی از رسل ساری مخلوق سے افضل فرمایا گیا یہ واقعہ تفصیلاً ذکر خیر 3/1 میں ملاحظہ فرمایئے۔

۴۲) سیدنا مُرارہ بن ربیعہ انصاری رضی اللہ عنہ یہ غزوہ تبوک سے رہ جانے والے تیسرے تھے۔ پھر ان کی توبہ رب العزت نے قبول فرما لی۔ حضرت کعب ابن مالک رضی اللہ عنہ ہلال ابن امیہ رضی اللہ عنہ مرارہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ تین حضرات رضی اللہ عنہما تھے جن کی توبہ کا ذکر سورۃ توبہ میں ہے اسی لئے سورۃ توبہ نام ہے...... وعلی الثلثه الذین خلفو...... الخ۔

۴۳) سیدنا مَعْن بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ تمام غزوات میں رہے جنگ یمامہ

میں شریک ہوئے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ رضی اللہ عنہ کو زید بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بھائی بنایا معن رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ ایک ہی دن میں شہید ہوئے۔

۴۴) سیدنا مقداد بن عمرو کندی رضی اللہ عنہ مقام جرف میں وفات پائی جنت البقیع میں دفن ہوئے۔

۴۵) سیدنا ہلال بن امیہ انصاری رضی اللہ عنہ انہوں نے لعان کیا تھا۔ یہ کل ۴۵ نام ہیں۔ ان کے توسّل سے جو دعا مانگی جائے قبول ہوگی بعض عارفین اصحاب بدر رضی اللہ عنہم کے نام کے وظیفے پڑھتے ہیں۔

(مرآۃ جلد ہشتم شرح مشکوٰۃ مصنف مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ)

اسمائے گرامی شہدائے بدر رضی اللہ عنہم

(۱) سیدنا مجع بن صالح رضی اللہ عنہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے سب سے پہلے شہید ہوئے۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کے شہداء کے یہ سردار ہیں۔ جلد ا زرقانی شریف میں ہے کہ یہ اسلام کی فیاضی ومسادات ہے کہ غلام بھی ہادی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے سید الشہداء کا خطاب حاصل کر لیتا ہے۔

(۲) سیدنا عبیدہ بن حارث بن مطلب رضی اللہ عنہ۔

(۳) سیدنا عمر بن ابووقاص رضی اللہ عنہ سعد بن ابی وقاص کے چھوٹے بھائی عمر ۱۶ سال تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے واپس کرنا چاہا یہ رو پڑے اجازت دی گئی لڑے اور خنداں خنداں روضۂ رضوان کو گئے۔

(۴) سیدنا سیدنا عاقل بن بکیر رضی اللہ عنہ

(۵) سیدنا سیدنا عمیر بن عبد رضی اللہ عنہ

(۶) سیدنا عوف یا عوذ بن عفراء رضی اللہ عنہ

(۷) سیدنا معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہ

(۸) سیدنا حارث بن سراقہ رضی اللہ عنہ

(۹) سیدنا یزید بن حارث رضی اللہ عنہ

(۱۰) سیدنا رافع بن معلیٰ رضی اللہ عنہ

(۱۱) سیدنا عمیر بن حمام رضی اللہ عنہ

(۱۲) سیدنا عمار بن زیاد رضی اللہ عنہ

(۱۳) سیدنا سعد بن خیثمہ رضی اللہ عنہ نقیب محمدی تھے یہ شہید بن شہید ہوئے اور صحابی بن صحابی۔

(۱۴) سیدنا مبشر بن عبد المنذر رضی اللہ عنہ بعض کتب میں شہدائے بدر کی لسٹ کے اسماء کی تعداد سترہ ہے۔ سیدنا سعد بن خولیؓ، سیدنا صفوان بن بیضاءؓ، سیدنا عبداللہ بن سعدؓ کے نام بھی جناب سلمان منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھے ہیں۔ بعض کتب میں تعداد بائیس بھی ہے۔

حضرت سیدنا علاء الحضرمی رضی اللہ عنہ مع کرامت

آپ کاتب وحی بھی ہیں مشہور صحابی ہیں بحرین کے والی بھی رہے خلافت صدیقی میں بھی بدستور والی رہے ۱۴ ہجری میں وصال ہوا تما علماء متفق ہیں کہ یہ حضر موت کے باشندے تھے، دوران سفر دریا آ گیا علاء الحضرمیؓ نے چند کلمات پڑھے اور دریا میں داخل ہو گئے اور دریا پار گر گئے یہ بہت مشہور کرامت اور حکایت ہے۔ وہ کلمات یہ تھے: یا حلیم یا علیم۔ یہ بہت ہی مستجاب الدعوات تھے۔

حضرت سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ

عمرہ حدیبیہ تک یہ کفار میں شامل رہے۔ اُحد میں یہ کفار کے لشکر مقدمہ الجیش کے سردار تھے۔ غزوہ موتہ سے دو ماہ قبل ۷ھ میں مسلمان ہوئے، اللہ تعالیٰ کے دین کی تقویت کے لئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موجودگی میں اور بعد میں بھی ان کی بہت مساعی جمیلہ ہیں۔ حدیث شریف ''یہ اللہ تعالیٰ کا نیک بندہ ہے اور یہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے''۔

واقعہ:

یرموک کی جنگ میں حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی ٹوپی گم ہوگئی حکم دیا ٹوپی کی بڑی جستجو کرو۔ بہت زیادہ جدوجہد کی گئی۔ آخر کار ٹوپی مل گئی۔ بڑی بوسیدہ تھی۔ لوگوں نے کہا اس کی ایسی تلاش کا کیا سبب ہے؟ سیدنا خالد رضی اللہ عنہ نے بتایا رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ ادا فرمایا سر مبارک منڈوایا لوگوں نے بال مبارک حاصل کرنے میں بڑی جلدی کی۔ میں بھی آگے بڑھا۔ حضور سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بال شریف اس ٹوپی میں محفوظ فرما کر یہ مجھے عطا فرمائی۔ اس کی برکت سے مجھے ہر مہم میں کامیابی ہوئی۔ ایک بار حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے زہر اپنی ہتھیلی پر رکھ لیا اور کھا لیا۔ کوئی ضرر نہ پہنچا۔ (کرامت) ایک بار ایک آدمی شراب مشکیزے میں لایا پوچھا کیا ہے؟ کہا سرکہ ''اے خدا! اسے سرکہ بنا دے پس وہ سرکہ بن گیا۔'' (کرامت) ایک روایت میں شہد کا ذکر ہے۔ وہ شہد بن گیا۔

ملفوظِ زرّیں:

''میرے نزدیک محبوب ترین رات وہ ہے جو لشکر میں آئے اور کوئی

رات محبوب نہیں ہے خواہ اس میں کوئی دلہن ہی کیوں نہ دی جائے۔ یا بچہ کی پیدائش کی خبر۔ مزاج تند و تیز تھا۔ ایک بار حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے تلخ کلامی ہوئی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "عمار بدر میں حاضر تھا" "یہ جنتی ہے"۔

عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا "خالد رضی اللہ عنہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار" بعد ازاں ہمیشہ دوستی رہی۔ اسی قسم کا واقعہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی پیش آیا۔

خلافت صدیقی کے دوران حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے مالک بن نویرہ کو قتل کر دیا۔ لوگوں نے کہا مالک مسلمان تھا۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ خالد رضی اللہ عنہ کے جھنڈے تلے کافر قتل ہوئے ہیں۔ استیعاب میں ہے کہ مالک مرتد تھا۔ اصابہ میں بھی ایسا ہی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخی، حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو گراں گزری تھی جو مالک نے کی تھی۔

بعد از فراغت جنگِ روم حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے مالک کی زوجہ سے نکاح کر لیا۔ یہ حسین عورت تھی۔ مگر مالک کو اس وجہ سے قتل نہیں کیا گیا تھا۔ جو ناحق تہمت بعض حضرات لگاتے ہیں۔ مالک کے بڑے بھائی نے بھی مالک کے ظلم کی داستان جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیان کی۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے بھی حاضر ہو کر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے حضور بتایا کہ وہ عورت بیوہ تھی۔ (مطلقہ تھی بحوالہ تحفہ اثنا عشریہ مصنف شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ الراقم) ...... آخر میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ پر شفقت فرمائی اور دعا دی اور فرمایا خالد رضی اللہ عنہ نے بہت کارہائے نمایاں سرانجام دیئے خدشہ تھا کہ ان کے دل میں غرور نہ پیدا ہو۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ

انصاری خزرجی حارثی میں انہوں نے اذان خواب میں سنی تھی۔ حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان پر یہ اذان حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سکھائی۔ ان کو صاحب اذان کہتے ہیں اور کاتبوں میں شمار کرتے ہیں۔ جملہ مشاہد میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ حاضر تھے۔ عقبہ میں بھی اور بدر میں بھی۔ نماز جنازہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پڑھی تھی۔ ایک روایت ہے کہ غزدہ احد میں شہید ہوئے۔

آپ کی ایک دختر عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئی فرمایا طلب کرو مجھ سے جو چاہتی ہو' جو کچھ مانگا دیا گیا۔

نوٹ: عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ ایک اور صحابی بھی ہیں ان کو حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبِ وضو کہتے ہیں ان کی کنیت ابو محمد ہے۔ انہوں نے وضو کی احادیث بھی روایت کی ہیں۔

حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

انصاری خزرجی ہیں۔ علم حلال و حرام میں امام مسلمہ تھے۔ نجاء اور اخیار صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا شمار ہے۔ نہایت بہادر، جوانمرد اور اعلیٰ ہمت والے تھے۔ عقبہ میں حاضر ہونے والے ۷۰ انصاریوں میں سے ایک ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں جن حضرات نے قرآن مجید جمع کیا تھا ان میں شامل ہیں۔

صحیح حدیث ہے راوی ابنِ عمر رضی اللہ عنہ "تم لوگ چار شخصوں سے قرآن سیکھا کرو" ان میں بھی شامل ہیں تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ بعمر ۲۸ سال ان کو یمن میں بھیجا گیا بطور قاضی اور معلم اللہ تعالیٰ نے معاذ رضی اللہ عنہ کی رائے کو

قرآن وسنت کے برابر قرار دیا۔ جواباً عرض کیا کتاب وسنت میں جو مسلہ نہ ملے وہ اپنے اجتہاد سے حل کروں گا۔ (مفہوم) تمام مجتہدین کے امام ومقتدا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ۔ حدیث شریف: ''قیامت کے دن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ امت کے علماء کے امام کی صورت میں اٹھیں گے''۔

حدیث میں ہے جناب معاذ رضی اللہ عنہ کی ہر شے ایمان لائی ہے ان کے تمام فتوے بالکل درست ہیں۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ تشبیہ دینا ہمارا معمول تھا۔ امت وہ ہے جو خیر کی تعلیم کرتا ہے اور اس کی پیروی کی جاتی ہے قانت وہ ہے جو اللہ کا مطیع ہو۔ یہ تعریف ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ کی فرمودہ ہے، یمن کی طرف روانگی کے وقت حضور علیہ السلام نے فرمایا'' معاذ! تمہارے لئے مجھے یہ پسند ہے کہ نماز کے بعد تین بار یہ پڑھا کرو...... یا رب اعنی ذکرك و شكرك و حسن عبادتك......

امام ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ نے حلیہ میں انہیں امام الفقہا فرمایا ہے۔ مخزن العلماء، علم، حیا، سخاوت میں بہت اعلیٰ مقام تھا۔ خوبصورت اور حسین تھے۔ سفید رنگت کے درخشاں چہرے کے حامل تھے۔ دانت چمکدار اور آنکھیں سرمگیں تھیں۔

خلافتِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دوران یمن سے واپس آئے اور شام کی طرف روانگی فرمائی جب وہاں ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ وصال کر گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو وہاں حاکم مقرر کیا بوجہ مرض طاعون عمواص اردن میں ان کا بھی وصال ہو گیا۔ رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ

حضور رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمال میں سے ایک عامل حضرت عدی رضی اللہ عنہ

ہیں یہ عدی بن حاتم بن عبد اللہ بن سعد طائی ہیں۔ یہ سخی بن سخی تھے۔

شریف عزیز، فاضل، مہربان اور خطیب بھی تھے۔ حضرت عدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نماز کا کوئی وقت نہیں آیا جس کا مجھے شوق نہ ہو۔ ہمیشہ باوضو رہتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ صدقات لے کر جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ عراق کی فتوحات میں یہ شامل تھے۔ کوفہ میں رہے۔ جمل میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی جانب تھے اور ایک آنکھ سے محروم ہو گئے تھے۔ جنگ صفین اور نہروان میں بھی شریک ہوئے۔ انہیں سے روایت کیا گیا ہے کہ جب میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تو آپ نے میری خاطر وسیع کشادہ جگہ دی بٹھانے کی خاطر خود جنبش فرمائی ایک دن جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں تھے۔ گھر مبارک صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھرا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری خاطر وسعت فرما کر مجھ کو اپنے ساتھ پہلو میں بیٹھنے کے لئے جگہ عطا فرما دی۔ حضرت عدی رضی اللہ عنہ کی زیادہ تر احادیث شکار کرنے کے بارے میں ہیں وہ خود شکار کے بہت عادی تھے۔

حضرت سیدنا ابن مکتوم رضی اللہ عنہ

ابن مکتوم رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دوسرے مؤذن ہیں۔ عبد اللہ بن عمر ان کا نام ہے اور قول ہے کہ نام عمرو بن قیس بن زائدہ ہے۔ قرشی اور عامری ہیں، قدیم الاسلام ہیں۔ اکثر غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ شریف میں ان کو خلیفہ بنایا تھا۔ بعض روایات کے مطابق تیرہ بار خلیفہ بنائے گئے۔ سورۃ عبس وتولیٰ ان کے حق میں نازل ہوئی تھی۔

حضرت سیدنا حارث بن عقبہ بن قابوس رضی اللہ عنہ

جبل مزنیہ سے مدینہ منورہ میں بکریاں فروخت کرنے آئے تھے۔ شہر کو لوگوں سے خالی دیکھا۔ معلوم ہوا سب میدانِ احد میں مصروفِ کارزار ہیں۔ فوراً حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اسلام لائے اور شہید ہو کر فردوسِ بریں کو سدھائے۔ سبحان اللہ! کیسے خوش قسمت ٹھہرے۔ کاش ان کی جگہ یہ ناکارہ الراقم ہوتا!

چند صحابیات رضی اللہ عنہن

سیدہ ہند رضی اللہ عنہا بنت عتبہ:

حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ کی زوجہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ماں۔ فتح مکہ شریف کے دن ابو سفیان رضی اللہ عنہ کے بعد ایمان لائیں۔ بڑی فصیحہ عاقلہ تھیں۔ ان کی وفات خلافت فاروقی میں ہوئی ہند رضی اللہ عنہا اور حضرت ابو قحافہ رضی اللہ عنہ والد ماجد سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک ہی دن میں وفات پائی، غزوہ یرموک میں بڑی بہادری سے ہند رضی اللہ عنہا نے جہاد کیا اُحد کے دن کا بدلہ کر دیا۔

سیدہ ام معبد بنت خالد رضی اللہ عنہا:

نام عاتکہ ہے خزاعیہ ہیں، مدینہ منورہ کے راستے میں ایک جھونپڑی میں رہتی تھیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہجرت کے دوران ان کے خیمہ میں تشریف لے گئے۔ وہ وہاں یا بعد مدینہ شریف آ کر ایمان لائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خشک بکری سے جو ابھی بکرے تک نہ پہنچی تھی دودھ نکالا۔ دوپہری میں آرام فرمایا بعد میں خاوند آیا اپنا جھونپڑا نور سے معمور اور دودھ سے بھرپور پایا تعجب سے حال پوچھا بولیں۔

تھوڑی دیر ہوئی اک آیا کالیاں زلفاں والا
دو گھڑیاں اس گھر وچہ بیٹھا کر گیا نور اجالا

دودھ نکالنے کا واقعہ الراقم نے ذکر خیر(ا) میں لکھا ہے۔ معجزات اور ام معبد رضی اللہ عنہا نے جو حلیہ مبارک آنجناب سید المرسلین ﷺ بیان فرمایا وہ بھی کتب حدیث کے حوالہ سے اسی کتاب ذکر خیر(ا) میں عرض کیا ہے۔(لازمی مطالعہ فرمایئے سرور آئے گا) ذکر خیر 1، 2 زاویہ پبلشرز لاہور نے شائع کی ہیں۔

سیدہ امّ عمارہ رضی اللہ عنہا:

بیعت عقبہ میں شریک ہوئیں اپنے خاوند زید بن ابن عاصم رضی اللہ عنہ کے ساتھ غزوہ اُحد میں بھی شریک ہوئیں۔ پھر بیعتِ رضوان میں جنگ یمامہ میں خود جہاد کیا۔ حتیٰ کہ آپ کا ایک ہاتھ کٹ گیا جسم پر بارہ زخم نیزوں تلواروں کے کھائے بہت حضرات نے آپ سے روایات لیں۔

سیدہ ام الفضل رضی اللہ عنہا:

ان کا نام لبابہ بنت حارث ہے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہیں ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں سیدہ خدیجہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کے بعد عورتوں میں آپ ہی ایمان لائیں۔ آپ سے بہت سی احادیث مروی ہیں۔

پھر چند صحابہ رضی اللہ عنہم کا بیان

سیدنا عمارہ بن زیادہ رضی اللہ عنہ:

غزوہ اُحد میں عمارہ بن زیاد شہید ہوئے۔ جنہوں نے جان دیتے وقت اپنے رخسار حضور رحمۃ اللعلمین ﷺ سے لگائے تھے۔ (زاد المعاد۔ طبری)

اس تاریخی واقعہ کو اس شعر میں خوب ادا کیا گیا ہے۔

سر بوقت نزع اپنا اسؐ کے زیر پائے ہے
یہ نصیب اللہ اکبر لوٹنے کی جائے ہے

(رحمۃ للعلمین جلد دوم مصنف سلمان منصور پوری)

سیدنا حنظلہ رضی اللہ عنہ:

حضرت حنظلہ بن ابی عامر اوسی رضی اللہ عنہ کا لقب غَسِیلُ الْملائِکہ ہے اور ان کے باپ کا لقب فاسق۔ لوگ اسے راہب کہا کرتے تھے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام فاسق رکھا۔ غزوہ احد میں مشرکین کی طرف سے سب سے پہلے لڑائی کے لئے یہی ابو عامر فاسق نکلا تھا۔

یہ مدینہ منورہ سے نکل کر مکہ معظمہ چلا گیا تھا اور کفار کو مسلمانوں کے خلاف ابھارتا رہا۔ حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کے فرزند عبد اللہ رضی اللہ عنہ بھی صحابی اور شہید ہیں عبد اللہ رضی اللہ عنہ یوم الحرہ میں شہید ہوئے۔ (رحمۃ للعلمین جلد دوم۔ سیرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم مصنف خواجہ نور بخش توکلی رحمۃ اللہ علیہ)

مفتی احمد یار خان گجراتی تفسیر نعیمی جلد چہارم میں لکھتے ہیں۔ غزوہ احد سے ایک دن پہلے حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کی شادی ہوئی تھی۔ شب زفاف تھی۔ آپ صبح کے وقت غسل کی تیاری کر رہے تھے۔ بعض روایات میں ہے کہ سر کا ایک حصہ دھویا بھی تھا۔ اچانک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تنگ حالت کا پتہ چلا بمطابق بعض روایت آپ رضی اللہ عنہ نے غیبی آواز سنی "یَا غَسِیْلَ الْمَلَائِکَۃِ اِرْکَبْ"

بے قرار ہو کر اسی وقت احد کی طرف روانہ ہو گئے۔ تلوار لے کر کفار پر ٹوٹ پڑے بہت سے کافروں کو جہنم واصل کر کے شہید ہو گئے۔ جنگ کے بعد جب شہداء کی لاشیں جمع کی گئیں تو آپ کی لاش مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا۔ آپ کی زوجہ جمیلہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا۔ محترمہ جمیلہ رضی اللہ عنہا نے بتایا یہ جنابت کی حالت میں تھے۔ حضور رحمت عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت جبرائیل علیہ السلام،

حضرت میکائیل علیہ السلام نے دوسرے فرشتوں کے ساتھ کوثر کے پانی سے انہیں غسل دیا ہے یہ وہ پانی ٹپک رہا ہے۔ اس دن سے حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کا لقب غسیل الملائکہ ہوا۔ ان کی بیوی جناب جمیلہ رضی اللہ عنہا عبد اللہ بن ابی رئیس المنافقین کی سگی بہن تھیں۔ فرماتی ہیں۔ ''میں نے اسی رات حنظلہ رضی اللہ عنہ کی روانگی سے پہلے خواب دیکھا کہ آسمان میں شگاف ہو گیا حنظلہ رضی اللہ عنہ اس میں غائب ہو گئے۔ شگاف بند ہو گیا میں سمجھ گئی کہ یہ میرے پاس سے شہید ہونے کے لئے چل دیئے۔''

چونکہ ایک رات کی بیاہی تھیں شرم سے زیادہ بات بھی نہ کر سکیں، کسی شاعر نے یہ واقعہ ہندی میں نظم کیا ہے۔ جس کا ایک شعر یہ ہے۔

جو میں جانتی سیاں روٹھت ہیں نگری میں شور مچا دیتی
جو میں جانتی سیاں بچھڑت ہیں گھنگھا میں آگ لگا دیتی

بحوالہ مدارج النبوۃ جلد دوم مصنف شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مترجم علامہ عبد المصطفیٰ محمد اشرف نقشبندی عرض ہے: ابو سعید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا کہ فرشتوں نے جناب حنظلہ رضی اللہ عنہ کو غسل دیا ہے تو میں نے جا کر دیکھا حنظلہ رضی اللہ عنہ کے سر سے ٹھنڈے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہیں۔

سیدنا زید بن عمرو رضی اللہ عنہ:

آپ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے چچا تھے۔ نہایت نیک خصلت اور حق پرست تھے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری سے قبل آپ کے انتظار میں فوت ہوئے۔ تمام اوصافِ حمیدہ اور اخلاق حسنہ کے حامل تھے۔ بمطابق ارشادِ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جنتی ہیں الراقم نے دوسرے مقام پر ان کا (ذکر خیر 3/2) میں کیا

ہے۔ اعلانِ نبوت سے پہلے فوت ہوئے۔ اعلانِ نبوت سے قبل آپ ﷺ کی زیارت کی ہے۔

نوٹ: عیسائی عالم ورقہ بن نوفل کو بھی حضور رحمت دو جہان ﷺ نے جنت میں دیکھا یہ امّ المومنین سیدہ خدیجہ الکبریٰ طاہرہ طیبہ رضی اللہ عنہا کے چچا زاد بھائی ہیں۔

مزید فضائل اہل بدر رضی اللہ عنہم

بے شمار احادیث فضائل میں ہیں مفہوم احادیث ہے کہ اہل بدر بہشت میں نہیں بلکہ وہ تو بہت سے بہشتوں میں ہیں۔ بحوالہ مدارج النبوۃ جلد دوم۔

واقعہ:

ایک دن حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ آپ اہل بدر کو کیا مرتبہ دیتے ہیں فرمایا ”مسلمانوں میں ان کو افضل ترین شمار کرتے ہیں“۔

سیدنا جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا ”ہم بھی روز بدر شمولیت کرنے والے فرشتوں کو افضل ترین ملائکہ شمار کرتے ہیں“۔

ذوالفقار تلوار مالِ غنیمت سے تھی اسے حضور قاسم نعمائے ربّ ذوالجلال و الاکرام ﷺ نے اپنے لئے مخصوص فرمایا پھر وہ شیرِ خدا رضی اللہ عنہ کو عطا فرمائی۔ بموقع غزوہ خندق ...... تلوار کی پشت پر اس طرح صناعی کی گئی ہے جس طرح انسانی جسم کی پشت پر ہڈیاں۔

رومی بھی اہل فارس پر روز بدر ہی کو غالب آئے جس سے مسلمان خوش ہوئے واپسی پر جب آپ ﷺ مقام روحا پر پہنچے تو ان حضرات رضی اللہ عنہم نے آکر

معذرت کی جو بدر میں حاضر نہ ہو سکے آپ ﷺ نے قبول فرما لی کیونکہ جنگ کا پروگرام نہ تھا بلکہ قافلہ کی تاخت و تاراج مطلوب تھی۔ بدر کا قتال اچانک واقع ہوا تھا۔ بدر میں نہ جانے پر کسی پر بھی عتاب نازل نہ ہوا تھا۔

ایک خاص حکایت بحوالہ مدارج النبوۃ جلد دوم۔ متعلقہ بدر۔

بدر کے پہاڑوں میں ایک مقام ہے اس میں نقارہ کی مانند ایک آواز سنائی دیتی ہے۔ مواہب الدنیہ میں بھی یہ ذکر ہے بے شمار اہل اللہ نے اس آواز کو سنا ہے زمین ریگستان اور نرم ہے صاحب مواہب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ آواز سنی ہے۔ ڈھول کی آواز ہے۔ یہ بزرگ طبل کی آواز سن کر بے ہوش ہو گئے یہ درحقیقت ڈھول ہی کی آواز تھی۔ آواز سارا دن یہ بزرگ سنتے رہے۔ یہ آواز ہر شخص کو سنائی نہیں دیتی۔

شیخ عبدالحق علیہ الرحمۃ اس مقام پر حاضر ہوئے اس وادی کے باشندوں نے بھی آواز کا ذکر کیا...... چند مزید اسمائے گرامی اہل بدر رضی اللہ عنہم بھی ملاحظہ فرمائیے۔

سیدنا شماس بن عثمان قرشی مخزومی رضی اللہ عنہ دو ہجرتیں کیں عمر بوقت شہادت ۲۴ سال غزوہ احد میں شہادت ہوئی۔ سیدنا مصعب بن عمیر قرشی رضی اللہ عنہ بدر اور احد میں جھنڈا انہی کے ہاتھ میں تھا۔

سیدنا خارجہ بن زید رضی اللہ عنہ۔ سیدنا سعد بن خثیمہ رضی اللہ عنہ۔ سیدنا انیس بن قتادہ رضی اللہ عنہ۔ سیدنا ثابت بن عمرو رضی اللہ عنہ۔ سیدنا حارث بن اوس رضی اللہ عنہ۔ سیدنا عمرو بن معاذ رضی اللہ عنہ۔ سیدنا عبد اللہ مجذر رضی اللہ عنہ۔ سیدنا عبید (عتیک) ابن تیہان رضی اللہ عنہ۔ سیدنا عامر بن مخلد رضی اللہ عنہ۔ سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ۔ بدری نقیب محمدی۔ حدیث میں ہے۔ احد میں ان کے جنازہ پر فرشتوں نے اپنے پیروں سے سایہ کیا ہوا تھا۔ بعد از شہادت رب کریم نے ان سے کلام فرمایا تھا (ص ۲۲۱ رحمۃ للعلمین جلد دوم)

سیدنا ذکوان بن عبد قیس رضی اللہ عنہ۔ سیدنا خلاد بن عمرو رضی اللہ عنہ۔ سیدنا قیس بن مخلد رضی اللہ عنہ۔ سیدنا نوفل بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ۔ سیدنا مرثد بن کنان غنوی رضی اللہ عنہ (باپ بیٹا دونوں بدری) سیدنا منذر بن عمرو رضی اللہ عنہ (لقب سید الشھداء شہدائے بیر معونہ میں سے) سیدنا حرام بن ملحان (مالک رضی اللہ عنہ) (ان کی بہن ام سلیم رضی اللہ عنہا سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی والدہ، دوسری بہن ام ملحان بھی صحابیہ رضی اللہ عنہا)

سیدنا حارث بن صمہ انصاری نجاری رضی اللہ عنہ بدری۔ شہدائے بیر معونہ میں سے ہیں، دشمنوں نے تیروں سے پرو کر شہید کیا تھا۔

سیدنا عائذ بن ماعص رضی اللہ عنہ (بدری) سیدنا معاذ بن ماعص رضی اللہ عنہ، سیدنا منذر بن محمد بن عقبہ رضی اللہ عنہ (انصاری، اوسی، بدری، اُحدی)

سیدنا ابی بن معاذ رضی اللہ عنہ۔ بدری اُحدی۔، سیدنا عبد اللہ بن سہل رضی اللہ عنہ (انصاری، حارثی، بدری اور شہید خندق)۔ سیدنا طفیل بن مالک رضی اللہ عنہ۔ انصاری، سلمی، بدری، احد میں ۳۱ زخم کھائے غزوہ خند میں شہید ہوئے۔ سیدنا خلاد بن سوید رضی اللہ عنہ بدری ہیں، شہدائے بنو قریظہ میں شامل ہوئے۔ سیدنا محرز بن نضلہ رضی اللہ عنہ بدر، احد، خند میں تھے۔ شہدائے خیبر میں سے ہیں۔ سیدنا ثابت بن نعمان رضی اللہ عنہ بدری، عہدِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں شہید ہوئے۔ سیدنا عبداللہ بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ قرشی، بدری، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتی میں شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہم

اختتامی کلمات (لازماً دیکھئے):

؎ جذبات اک عالمِ اکبر ہے الفاظ کی دنیا چھوٹی سی (مصرعہ)

ورق تمام ہوا مدح باقی ہے
سفینہ چاہیے بحرِ بیکراں کے لئے

حضور سید الکونین ﷺ کے تمام اصحاب رضی اللہ عنہم خدائے رحیم و کریم اور رسولِ رحیم و کریم ﷺ کے محبوب ترین و پسندیدہ ترین برگزیدہ ترین نفوسِ قدسیہ ہیں ان کے مراتب و شان و کمالات و کرامات و اخلاقِ حسنہ و اوصاف و خصوصیات بیان باہر، ان گنت اور غیر محدود ہیں ارلاقم ناکارہ ھیچمدان نے مشتے نمونہ از خروارے کے مصداق بعض پاکیزہ ہستیوں کا ذکرِ جمیل لکھنے کی اپنے نہایت ہی نامساعد حالات کے دوران حقیرانہ کوشش کی ہے۔

قارئین حضرات سے استدعا ہے ہر قسم کی کوتاہیوں سے درگذر فرما کر رہنمائی فرمائیں اور دعائے خیر سے بھی نوازیں مولا کریم جملہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و اہل بیت نبوت کے طفیل ساری امت کے مسلمانوں کی حالتِ زار پر رحم فرمائے اور مسلمانوں کی غیبی مدد فرمائے مسلم فرمانرواؤں کو صراطِ مستقیم پر گامزن فرمادے تاکہ اسلام کا بول بالا ہو اور مسلمانانِ عالم کو ظلم کی چکی میں پسنے سے نجات مل جائے۔

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

حکیم الامت علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد و استدعا پر اختتام کیا جاتا ہے۔

لا اک بار پھر وہی بادہ و جام اے ساقی

(امین ثم امین)

ضروری اطلاع و ہمدردانہ مشورہ

ہیچمدان کمترین ذکر خیر ﴿۱﴾ تا ﴿۵﴾ کے مطالعہ سے ہزارہا فوائد حاصل ہوں گے۔صرف اور صرف سرمایۂ آخرت کیلئے یہ کام کیا ہے:۔

۱)...... بے مثل ولادت و سیرتِ طیبہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم بارہ ابواب۔صفحات ۵۲۰۔شائع ہو چکی ہے۔ناشر زاویہ پبلشرز لاہور

۲)...... امہات المومنین، اولاد پاک، جملہ عزیز و اقارب، سیرت مقدسہ امامین شہیدین طیبین...... تا امام مہدی علیہم الرضوان صفحات ۳۶۴۔شائع ہو چکی ہے۔

۳)...... خلفائے راشدین و خصوصی اہم ترین بیان نورانی رضی اللہ عنہم حصہ ۱، ۲، ۳، ۴ صفحات ۱۱۰۰۔زیر طبع۔از زاویہ پبلشرز دربار مارکیٹ لاہور

۴)...... امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی کا ذکرِ جمیل اور بعض مکتوبات شریف جو کہ قرآن و حدیث کی بہترین شرحیں ہیں۔ صفحات ۳۷۰۔ناشر زاویہ پبلشرز لاہور۔

۵)...... متفرق تعلیمات ارباب سیرت۔صفحات قریباً ۱۵۰۰۔ان میں توحید، رسالت، صحابہؓ، انبیاء علیہم السلام، اخلاقِ حسنہ، دینی اسلامی معلومات، دوسو اولیاء و محدثین کا منفرد اور مختصر مگر جامع حسین تذکرہ ہے۔

مذکورہ کتب میں جن برگزیدہ و پسندیدہ ہستیوں کا ذکر خیر ہے ان کے طفیل اللہ تعالیٰ ان کتب کو بھی دائمی قبولیت سے نوازے۔آمین ثم آمین

زکر خیر ۵۔دس حصوں میں شائع کی جارہی ہے اس طرح کل ۱۷ تالیفات ہوئیں۔

نوٹ:

واضح رہے کہ بے شمار حضرات نے ان کتب کو اسلامی و دینی انسائیکلو پیڈیا اپنے اپنے تاثرات میں تحریر فرمایا ہے۔ ان بزرگوار ہستیوں میں علماء وفضلاء و شیخ القران والحدیث والفقہ و عالم فاضل مشائخ عظام بھی شامل ہیں۔

کمترین خادم مقبولانِ حق تعالیٰ
محمد عبدالخالق توکلی

فہرست کتب جن سے استفادہ کیا (برائے ذکر خیر ۵)

مصنف	نام کتاب	نمبر شمار
کلام رب ذوالجلال جل شانہٗ	قرآن مجید۔	1
ائمہ بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ علیہم الرضوان	کتب حدیث صحاح ستہ۔	2
	مشکوٰۃ شریف	3
علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ	خصائص الکبریٰ	4
امام نووی رحمۃ اللہ علیہ	ریاض الصالحین	5
مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ	تفسیر نعیمی	6
محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ	تفسیر ضیاء القرآن مکمل	7
خواجہ محبوب عالم ہاشمی سیدذی قدس سرہٗ	ذکر خیر	8
ایضاً	تنویر الابصار	9
شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ	تفسیر عزیزی پارہ عم	10
ایضاً	تحفہ اثناء عشریہ	11
حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ	تفسیر ابن کثیر	12
مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ	تفسیر معارف القرآن	13
حضرت عثمان علی ہجویری لاہوری رحمۃ اللہ علیہ	کشف المحجوب	14
امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ	مکتوبات شریف مجددی (دفتر اول، دوم، سوم	15

16	عالم برزخ	علامہ قاری محمد طیب رحمۃ اللہ علیہ
17	الفاروق ۔ جریدے	از چوکیرہ ۔ سرگودھا
18	معارف الحدیث جلد ۱ تا ۸	مولانا منظور نعمانی
19	سیرۃ رحمۃ اللعالمین ﷺ	علامہ محمد سلیمان سلمان منصور پوری
20	سیرۃ رسول عربی ﷺ	حضرت نور بخش توکلی رحمۃ اللہ علیہ
21	حضرات القدس ۲۴	خواجہ بدرالدین سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
22	طبقات الکبریٰ	علامہ عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ
23	حکایات اولیاء	مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
24	فضائل صحابہؓ	مولانا محمد الیاس محدث سہارنپوریؒ
25	حجۃ اللہ البالغہ	شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ
26	تذکرہ مشائخ نقشبند	علامہ نور بخش توکلی رحمۃ اللہ علیہ
27	اجمال ترجمہ اکمال	مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ
28	مدارج النبوۃ	شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
29	تاریخ الخلفاء	علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ
30	مراۃ جلد ہشتم	مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ
31	الشفا شریف	قاضی عیاض اندلسی
32	شواہد النبوۃ	مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ
33	ذکر خیر الوریٰ	خواجہ صدیق احمد شاہ سیدی رحمۃ اللہ علیہ

34	مقاماتِ صحابہؓ	مولانا افتخار الحسن زیدی مرحوم
35	نزہۃ المجالس	علامہ صفوری رحمۃ اللہ علیہ
36	ماہنامہ بنات عائشہ۔ بے شمار	از کراچی
37	آئینہ خلافت	پروفیسر سعید اختر
38	کراماتِ صحابہؓ	استاد سیف اللہ سومرو
39	ماہنامہ امین الاسلام (بے شمار)	از علامہ محمد کریم سلطانی
40	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	محمد عباد محمود مصری
41	ایضاً	محمد حسین ہیکل مصری
42	شواہد النبوۃ	مولانا جامی علیہ الرحمۃ
43	جرائد انوار لاثانی (متعدد)	علی پور شریف
44	مینارۂ نور	میاں محمد احمد خان خلیقہ آستانہ سرگودھا
45	ماہنامہ سبیل لاہور (بے شمار)	ادارہ تصوف موہنی روڈ لاہور
46	شہیدِ محرابؓ مترجم	سید قلمسانی مصری
47	ایام خلافت راشدہ	مولانا عبدالرؤف جھنڈانگری
48	تاریخ الخلفاء	علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ
49	احکام شریعہ میں حالات زمانہ کی رعایت	محمد تقی امین علی گڑھ
50	ماہنامہ فیضِ رضا لائکپور (بے شمار)	جامعہ قادریہ فیصل آباد

51	خطبات حکیم اسلام جلد ۱ تا ۱۰	قاری علامہ محمد طیب دار العلوم دیوبند
52	حیاۃ الصحابہؓ جلد ۱ تا ۱۰	مولانا محمد یوسف کاندھلوی
53	الصدیقؓ	صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ
54	عشرہ مبشرہؓ	قاضی حبیب الرحمٰن منصور پوری
55	شانِ صحابہؓ	سید محمود احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ
56	ماہنامہ میثاق لاہور	ڈاکٹر اسرار احمد
57	ماہنامہ منہاج القرآن لاہور (بے شمار)	پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری
58	ماہنامہ خطبات ثنائی	ثناء اللہ امر تسری مرحوم
59	ماہنامہ ضیائے حرم اگست ۱۹۸۱ء	بھیرہ
60	ماہنامہ دینِ فطرت فیصل آباد	سید سعید الحسن شاہ صاحب
61	پندرہ روزہ الفاروق سرگودہا 1958ء تا 1981ء	چوکیرہ سرگودھا
62	ماہنامہ نور اسلام (متعدد)	شرقپور شریف
63	فضائل صحابہؓ اہلبیتؓ	محمد حسن علی مدنی رحمۃ اللہ علیہ
64	کتاب الروح	حافظ ابنِ قیم رحمۃ اللہ علیہ
65	تحفہ اثنا عشریہ	شاہ عبد العزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
66	غنیۃ الطالبین	شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
67	جواہرات فاروقی	قاری شبیر حیدر فاروقی

68	انسانیت موت کے دروازے پر	مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم
69	سیارہ ڈائجسٹ	خلفائے راشدین نمبر
70	مطالع الانور فی فضائل اہلسنّت	سید محمد زکریا
71	ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	علامہ محمد الیاس عادل
72	عمر فاروق رضی اللہ عنہ	ایضاً
73	شاہنامہ اسلام	حفیظ جالندھری مرحوم
74	سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ	حبیب الرحمٰن خان شروانی
75	معارج النبوۃ صلی اللہ علیہ وسلم	معین الوغط الہروی رحمۃ اللہ علیہ
76	انوار قمریہ	خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ
77	القول الموثیق فی مناقب الصدیقؓ	علامہ ڈاکٹر طاہر القادری
78	اسلام کا ضابطہ حیات	پروفیسر نذیر احمد
79	مناقب خلفائے راشدین	پیر غلام دستگیر نامی مرحوم
80	ضیاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکمل	حضرت محمد کرم شاہ رحمۃ اللہ علیہ
81	تاریخ واقدی ج ۱، ۲، ۳	علامہ واقدی رحمۃ اللہ علیہ
82	الفاروقؓ	علامہ شبلی نعمانی مرحوم
83	مناقب خلفائے راشدینؓ	نواب محمد حسن خان بھوپالی مرحوم
84	ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	محمد رضا مصری ترجمہ محمد سرور گوھر
85	ماہنامہ زادِ راہ فیصل آباد	مولانا صابر سرہندی، فیصل آباد

86	تذکرہ مشائخ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ	مولانا نور بخش توکلی رحمۃ اللہ علیہ
87	ہفت روزہ خدام الدین	لاہور
88	حالات صحابہؓ و تابعین	مفتی احمد یار گجراتی رحمۃ اللہ علیہ
89	تاریخ حرمین شریف	عباس کراہ مصری مترجم الفلاح بی،اے
90	لولاک ہفت روزہ لائلپور	بانی مولانا تاج محمود مرحوم
91	ماہنامہ امین الاسلام	مولانا محمد کریم سلطانی

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَ

اَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ

نیازمندِ فقراء محمد عبد الخالق توکلی کی دیگر نئی مطبوعات (اسلامی دینی خزانہ)

بے مثل
ولادت و سیرتِ طیبہ
حضور سید المرسلین ﷺ

امہات المومنین مع
جملہ متعلقین کرام رض

سیدنا ابوبکر صدیق رض
مع خصوصی بیان

سیدنا عمر فاروقِ اعظم رض
مع خصوصی بیان

سیدنا عثمان غنی رض
مع خصوصی بیان

سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رض
مع خصوصی بیان

امام ربانی مجدد الف ثانی رح
مع تلخیص مکتوبات شریف

مردوں کو زندوں
کی ضرورت

شاہراہِ
طہارت

گلشنِ محمدیہ ﷺ کے
سدا بہار پھول

اربعین شریف
(دو مجموعے)

نجوم ھدایت
(7500 صحابہ کرام ؓ مع مرویات)

شاہراہِ
ھدایات

مصباح
نجات

سیدنا امام حسن رض
(زیرِ تکمیل)

خواجہ صدیق احمد شاہ سیدوی
(مرادِ خواجہ توکل شاہ انبالوی ؒ)

اہم ترین نکات
از مثنوی مولائے رومؒ

تعارف آستانہ عالیہ توکلیہ
محبوبیہ صدیقیہ سیدا شریف

معمولاتِ
خواجگانِ نقشبندیہ

تاریخ ہائے عرائس
و اسلامی تہوار